151

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

نزل الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

الیس اللہ بکاف عبدہ — الہام مرزا غلام احمد قادیانی

روزنامہ
الفضل
قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۵ششماہی ۳ سہ ماہی ۱۲

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵ | مورخہ ۱۷ صفر ۱۳۵۶ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۹ اپریل ۱۹۳۷ء | نمبر ۹۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ اپریل معلوم ہوا ہے۔ آج صبح نو بجے لاہور سے بذریعہ ٹرین سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سندھ روانہ ہو گئے ہیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

حضرت مفتی صادق صاحب کو پہلے کی نسبت کچھ آرام ہے مگر ہنوز تکلیف باقی ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

خان صاحب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب آج دہلی تشریف لے گئے۔

شیخ عبد الرحمان صاحب مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کے بچے تا حال بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کی آخری تاریخ ۳۰۔ اپریل ہے۔ اس کے بعد کوئی لڑکا داخل نہیں کیا جائیگا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عقل اور معرفت کا سرچشمہ دماغ نہیں بلکہ دل ہے

"فلسفی لوگ تمام مدار ادراکِ معقولات اور تدبر اور تفکر کا دماغ پر رکھتے ہیں۔ مگر اہلِ کشف نے اپنی صحیح رویت اور روحانی تجارب کے ساتھ معلوم کیا ہے۔ کہ انسانی عقل اور معرفت کا سرچشمہ دل ہے جیسا کہ میں پینتیس ۳۵ برس سے اس بات کا مشاہدہ کر رہا ہوں۔ کہ خدا کا الہام جو معارفِ روحانیہ۔ اور علومِ غیبیہ کا ذخیرہ ہے۔ دل پر ہی نازل ہوتا ہے۔ بسا اوقات ایک ایسی آواز سے دل کا سرچشمۂ علوم ہونا کھل جاتا ہے۔ کہ وہ آواز دل پر اس طور سے بشدت پڑتی ہے۔ کہ جیسے ایک ڈول زور کے ساتھ ایک ایسے کنوئیں میں پھینکا جاتا ہے۔ جو پانی سے بھرا ہوا ہے۔ تب وہ دل کا پانی جوش مار کر ایک غنچہ کی شکل میں سر بستہ اوپر کو آتا ہے۔ اور دماغ کے قریب ہو کر پھول کی طرح کھل جاتا ہے۔ اور اس میں سے ایک کلام پیدا ہوتا ہے۔ وہی خدا کا کلام ہے۔ پس ان تجارب صحیحہ روحانیہ سے ثابت ہے۔ کہ دماغ کو علوم اور معارف سے کچھ تعلق نہیں۔ ہاں اگر دماغ صحیح واقعہ ہو۔ اور اس میں کوئی آفت نہ ہو۔ تو وہ دل کے علوم مخفیہ سے مستفیض ہوتا ہے۔ اور دماغ چونکہ منبت اعصاب ہے۔ اس لئے وہ ایسی کل کی طرح ہے۔ جو پانی کو کنوئیں سے کھینچ سکتی ہے۔ اور دل وہ کنواں ہے۔ جو علوم مخفیہ کا سرچشمہ ہے۔ یہ وہ راز ہے۔ جو اہلِ حق نے مکاشفاتِ صحیحہ کے ذریعہ سے معلوم کیا ہے جس میں میں خود صاحب تجربہ ہوں۔"

کبابیر حیفہ میں ایک احمدی کے مکان پر معاندین کا دوسرا مسلح حملہ

کبابیر ۱۲ اپریل (بذریعہ ہوائی ڈاک) مولوی محمد سلیم صاحب احمدی مجاہد مقیم کبابیر (حیفہ) لکھتے ہیں:-

۱۰/۱۱ اپریل کی درمیانی رات کے ایک بجے کے قریب بہت سے مسلح آدمی اخویم مکرم محمد الصالح جو کہ جماعت احمدیہ کبابیر کے مخلص اور سرکردہ فرد ہیں کے مکان پر حملہ آور ہوئے صاحب موصوف پر معاندین کی طرف سے یہ دوسرا حملہ ہے۔ پہلا حملہ گزشتہ نومبر میں کیا گیا تھا۔ اب کے پھر رات کو مکان پر پہونچ کر حملہ آوروں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اور کہا کہ دروازہ کھولو۔ مکرم محمد الصالح اس دفعہ مقابلہ کے لئے کسی قدر تیار تھے۔ اور موقعہ کا انتظار کرتے رہے۔ اتنے میں ایک شخص نے کھڑکی توڑ دی۔ اور قریب تھا۔ کہ اندر کو د پڑے۔ مگر اندر سے جب اُسے کافی جواب ملا۔ تو وُہ اور اس کے ساتھی بھاگ کھڑے ہوئے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے کسی قسم کا نقصان نہ ہوا۔ پہلے حملہ کے وقت ہی حکومت کو لکھا گیا تھا۔ کہ ہمیں اسلحہ رکھنے کی اجازت دی جائے۔ مگر ڈسٹرکٹ کمشنر نے یہ معاملہ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے سپرد کر دیا۔ اور وہاں سے یہ جواب آیا۔ کہ تحقیقات کی جارہی ہے۔ اور کبابیر سے متعلقہ تھانہ کو تاکید کر دی گئی ہے۔ کہ ہفتہ میں دو بار گشت لگایا کرے۔ مگر یہ وعدہ آج تک کبھی شرمندہ معنی نہ ہوا۔ یعنے کبھی کوئی پولیس مین کبابیر میں گشت کے لئے نہ آیا اب پھر ڈسٹرکٹ کمشنر سے ملاقات کی جائیگی دیکھئے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

اس حادثہ سے بال بال بچ جانے پر جہاں ہم اپنے محترم بھائی محمد الصالح کو مبارکباد دیتے اور دُعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ آئندہ بھی ان کا ان کے بال بچوں کا اور کبابیر کے تمام احمدیوں کا حافظ و ناصر ہو۔ وہاں ہم ذمہ دار حکام سے بھی درخواست کرتے ہیں۔ کہ احمدیوں کو ضروری اسلحہ رکھنے کی اجازت دیں تاکہ وہ اپنی جان و مال اور عزت و آبرو کی مردانہ وار حفاظت کر سکیں۔ اور ہمارا تو خیال ہے کہ اسلحہ کی اجازت کا مل جانا ہی قیام امن کے لئے کافی طور پر موثر ثابت ہوگا۔ اور فتنہ پردازوں کو جرأت نہ ہوگی کہ پُرامن اور پابند قانون احمدیوں کے مکانوں پر چڑھ آئیں۔

"الفضل" کے متعلق ضروری گزارش

نہائت ہی افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ جہاں روز بروز کاغذ وغیرہ کی گرانی کی وجہ سے اخبار کے اخراجات میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ وہاں احباب کرام کی توجہ بھی کم ہو رہی ہے کئی صاحب استطاعت اصحاب اس لئے اخبار نہیں منگاتے۔ کہ انہیں کسی اور بھائی سے پڑھنے کے لئے مل جاتا ہے۔ اور کئی یہ لکھتے ہیں۔ کہ رعائتی قیمت پر جاری رکھا جائے ورنہ بند کر دیا جائے۔ اسی طرح وصولی قیمت کے لئے جو وی۔ پی بھیجے جاتے ہیں۔ ان میں واپسی بہت زیادہ ہے۔ ان حالات میں چونکہ اخبار کا روزانہ جاری رہنا مشکل ہے۔ اس لئے ابھی سے ہر جماعت کے م

تحریک قرضہ ایک لاکھ میں حصہ لینے والے احباب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن احباب نے اشاعت ۱۰ مارچ ۱۹۳۷ء کے بعد تحریک قرضہ ایک لاکھ میں اب تک حصہ لیا ہے۔ ان کے اسمار گرامی نہائت شکریہ کے ساتھ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ اور دوسرے مخلصین جماعت سے امید کی جاتی ہے۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو۔ اس تحریک میں حصہ لینے کے لئے سبقت فرمائیں۔ ابھی تک اس مد میں کل ۲۷ ہزار روپیہ موصول ہوا ہے:

(۱)	آنریبل نواب چودہری محمد الدین صاحب ریونیو منسٹر	جودھپور
(۲)	قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے	لاہور
(۳)	بابو اکبر علی صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر ریلوے ورکس	قادیان
(۴)	پیر عبد الرحمٰن صاحب ہیڈ ماسٹر موضع مرزا	ضلع اٹک
(۵)	چودہری اللہ بخش صاحب مالو کے بھگت	نوشہرہ چھاؤنی
(۶)	صوبیدار محمد عبد اللہ صاحب پنشنر	قادیان
(۷)	ملک عبد الرحیم صاحب اوورسیر	جھنگ مگھیانہ
(۸)	بابو سراج الدین صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر	قادیان
(۹)	مکرمہ اہلیہ صاحبہ ملک حسن محمد صاحب	
(۱۰)	ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب میڈیکل آفیسر	کوٹ سارنگ
(۱۱)	بابو محمد سعید صاحب امیر جماعت احمدیہ	سرگودھا
(۱۲)	شیخ عبد الغنی صاحب چیف گڈس کلرک	پشاور
(۱۳)	بابو اعراف اللہ صاحب سب پوسٹ ماسٹر	نوشہرہ چھاؤنی

ناظر بیت المال قادیان

ایک مخلص بھائی کی تبلیغ میں کامیابی

ایک دُور دراز علاقہ کے مخلص بھائی بھیکن خان صاحب نے اپنے علاقہ میں تبلیغ کے لئے خاص جدوجہد کی ہے۔ وُہ برابر سعی میں لگے ہوئے ہیں۔ اور سال میں ایک ماہ تبلیغ کے لئے دیتے ہیں۔ سنہ ۱۹۳۶ء کی تبلیغ میں انہیں خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت کامیابی ہوئی ہے۔ احباب ان کے لئے اور ان کے دُوسرے ساتھیوں اور ان کی جماعت کے لئے دُعا فرمائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

دارالانوار کمیٹی کا قرعہ ماہ فروری تا اپریل

احبابِ کرام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ماہ فروری کا قرعہ ماسٹر مولا بخش صاحب قادیان۔ مارچ کا بابو محمد عبد الرحمٰن صاحب میرٹھ اور اپریل کا آنریبل سر چودھری ظفر اللہ خان صاحب کا نکلا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب احباب کو مبارک کرے۔

ان حصہ داران سے جن کے ذمہ بقایا ہے۔ التماس ہے کہ وُہ اپنے بقایا کی رقوم جلد ادا کریں۔ تاکہ ان کا نام بھی قرعہ میں ڈالا جا سکے۔ ایسے بقایا دار احباب کو دفتر سے اُن کے بقایا کی اطلاع ہر ماہ بھیج دی جاتی ہے۔

سکرٹری دارالانوار کمیٹی قادیان

[illegible] کے لئے خاص جدوجہد کرنی چاہیئے۔ پچھلے دنوں لاہور۔ راولپنڈی اور دھلی کی جماعتوں نے کچھ توجہ کی تھی۔ مگر پھر خاموشی اختیار کر لی۔ تمام اصحاب

152
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ صفر ۱۳۵۶ھ

حکومتِ ہند کے محکمۂ تعلیم کی رپورٹ

لڑکیوں کے تعلیمی نصاب میں اصلاح کی ضرورت

حکومتِ ہند کے ایجوکیشنل کمشنر نے حال ہی میں ۳۵-۱۹۳۴ء کے متعلق تعلیم نسواں کی ترقی کی جو مختصر رپورٹ شائع کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لڑکیوں میں تعلیم بسُرعت پھیل رہی ہے اور لوگ لڑکیوں کی تعلیم کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ مبذول کر رہے ہیں۔ چنانچہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ جہاں آج سے بیس سال قبل ہندوستان کے مختلف سکولوں میں تعلیم پانے والی لڑکیوں کی تعداد صرف بارہ لاکھ تیس ہزار چھ سو اٹھانوے تھی۔ دس سال بعد یہ تعداد اٹھارہ لاکھ بیالیس ہزار تین سو باون ہو گئی۔ اور ۳۵-۱۹۳۴ء میں یہ تعداد اٹھائیس لاکھ نوے ہزار دو سو چھیالیس تک پہونچ گئی ؛

ظاہر ہے۔ کہ آخری دس سالوں میں ترقی کی رفتار پہلے دس سالوں کی نسبت بہت تیز رہی۔ لڑکیوں کی تعلیمی ترقی کی یہ رفتار ایک حد تک خوش کُن ہے۔ لیکن اگر ہندوستان کی کل آبادی کو پیش نظر رکھتے ہوئے دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ یہ ترقی فی الحقیقت کچھ بھی نہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ۶ سے گیارہ سال تک عمر کی لڑکیوں میں سے اس وقت صرف ۵ء۱۶ فیصدی تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ تعلیم نسواں اس وقت تک صرف شہروں تک ہی محدود رہی ہے۔ اور یہ تعلیمی ترقی کے متذکرہ بالا اعداد و شمار شہروں سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ دیہات میں چونکہ اس وقت تک لڑکیوں کے سکول نہیں کھولے جا سکے۔ اور اگر کھولے گئے ہیں تو ان میں زیادہ سے زیادہ پرائمری تک تعلیم کا انتظام ہے اس لئے دیہات اس لحاظ سے بھی شہروں کی نسبت ابھی تک بہت پسماندہ ہیں۔ اس میں شُبہ نہیں۔ کہ دیہات کے متعلق بعض دقتیں بھی ہیں۔ مثلاً یہ کہ قابل اور تربیت یافتہ اُستانیاں کافی تعداد میں میسّر نہیں آ سکتیں۔ دوسرے یہ کہ دیہاتوں میں لڑکیوں کو تعلیم دلانا پسندیدہ نہیں سمجھا جاتا۔ تیسرے یہ کہ لوگوں کی غربت انہیں اجازت نہیں دیتی۔ کہ تعلیم کے معمولی اخراجات بھی برداشت کریں۔ لیکن ان مشکلات کو دُور کرنا حکومت کا فرض ہے اور دیہات کو علم کے زیور سے مزین کرنا ملکی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے ؛

تعلیم نسواں کو دیہات میں رائج کرنے کے ساتھ ہی اس اَمر کی بے حد ضرورت ہے۔ کہ لڑکیوں کے مروجہ طریقِ تعلیم میں اصلاح کی جائے۔ موجودہ حالات میں جہاں لڑکوں کا نظام تعلیم حد درجہ ناقص اور غیر مفید ہے۔ وہاں لڑکیوں کا طریقۂ تعلیم اور بھی زیادہ اصلاح طلب ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ جو نصاب تعلیم لڑکوں کے سکولوں اور کالجوں میں رائج ہے۔ وُہی نصاب معمولی تبدیلی کے ساتھ لڑکیوں کے سکولوں کے لئے مقرر ہے۔ حالانکہ مرد۔ اور عورت کے دوائر عمل ایک دوسرے سے بالکل الگ اور جُدا ہیں۔ مرد کا میدان عمل بازار۔ کارخانے اور دفاتر ہیں۔ لیکن عورت کا دائرہ عمل اس کا گھر ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ ان کی تربیت ان کے اپنے اپنے فرائض و واجبات کے مطابق ہو۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے۔ جبکہ مرد۔ اور عورت کے لئے علیحدہ علیحدہ نصاب تعلیم مقرر کئے جائیں ؛

ایجوکیشنل کمشنر گورنمنٹ آف انڈیا نے اگرچہ اس امر کا اعتراف کیا ہے۔ کہ لوگوں کی طرف سے لڑکیوں کے موجودہ نصابِ تعلیم پر کافی لے دے ہو رہی ہے۔ اور وُہ اس میں مناسب اصلاح کے خواہاں ہیں۔ لیکن انہوں نے یہ کہکر پبلک کے مطالبہ کی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ "یہ خیال کہ لڑکیوں کا نصاب تعلیم (لڑکوں کے نصاب تعلیم سے) مختلف ہونا چاہیئے غلط ہے"

پھر اس ضمن میں انہوں نے انگلستان کے بورڈ آف ایجوکیشن کی مشاورتی کمیٹی کی یہ رائے درج کی ہے۔ کہ لڑکوں اور لڑکیوں کے نصابوں کی تعیین کے لئے خود کوئی فیصلہ کرنے کی بجائے اس کے فیصلہ کو وقت پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ جہاں یہ خیال اس لحاظ سے بے معنی اور غیر مفید ہے۔ کہ ہندوستان اور انگلستان کے تمدن اور معاشرت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ وہاں اس اعتبار سے بھی نامناسب ہے۔ کہ ایسے اہم مسئلہ کو جو عورت اور مرد کی زندگی پر نہایت گہرے طور پر اثر انداز ہوتا ہے۔ نظر انداز کر کے وقت پر چھوڑ دیا جائے ہندوستان کا تمدّن اس امر کا مقتضی ہے۔ کہ لڑکیوں کا طریقِ تعلیم لڑکوں کے طریقِ تعلیم سے مختلف ہو۔ اس کے علاوہ اہل ملک کی رائے بھی یہی ہے کہ لڑکیوں کے نصاب کی اصلاح کی جائے۔ اور اس میں ان امُور کو نمایاں حیثیت دی جائے۔ جو خانہ داری میں عورت کی بہترین رنگ میں راہنمائی کر سکتے۔ اور اس کی ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنا سکتے ہیں ؛

پس ضرورت ہے۔ کہ تمام نظام تعلیم کو ایسے سانچے میں ڈھالا جائے جو لڑکیوں کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید اور کار آمد بن سکے۔ اور ان تمام غیر ضروری مضامین کو یکسر اڑا دیا جائے جو آئندہ زندگی میں عورتوں کے کسی کام نہیں آ سکتے۔ اور ان کی دماغی صلاحیتوں پر ایک غیر مفید بار ثابت ہوتے ہیں ؛

میٹریکولیشن کیلئے ذریعہ تعلیم

ہندوستان میں طلباء کے لئے ذریعہ تعلیم کا مسئلہ کچھ عرصہ سے بعض ارباب فکر کی توجہات کا مرکز بن رہا ہے۔ موجودہ حالات میں مڈل تک طلباء کو اُردو میں تعلیم دی جاتی ہے۔ لیکن میٹرک کا ذریعہ تعلیم انگریزی زبان ہے۔ یہ چونکہ غیر ملکی زبان ہے۔ اس لئے یہ قدرتی امر ہے۔ کہ طلباء کو اسباق کے سمجھنے میں دقت پیش آتی ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ طلباء اس چیز کو جو ان کی اپنی زبان میں انہیں سمجھائی جائے۔ غیر زبان کی نسبت زیادہ آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ اسی ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے پنجاب کے غیر سرکاری سکولوں کی سالانہ کانفرنس میں جو ۲۳-۲۴ اپریل کو ٹاؤن ہال لاہور میں منعقد ہوئی یہ قرار داد پاس کی گئی ہے۔ کہ میٹریکولیشن میں ذریعہ تعلیم اردو کو قرار دیا جائے کانفرنس کا یہ مطالبہ معقول ہے۔ اور طلباء کے مفاد کے مطابق محکمہ تعلیم کو اسے منظور کرنے میں دریغ نہیں ہونا چاہیئے ؛

بہتر ہو۔ اگر محکمہ تعلیم کے ارباب فکر و عمل یونیورسٹی کا ذریعہ تعلیم بھی اردو کو ہی بنانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ اس ضمن میں عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن سلسلہ میں نہایت کامیاب تجربہ کر چکی ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیوں کے متعلق احرار کی غلط بیانی

مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے احرار کانفرنس لکھنؤ میں جو یہ غلط بیانی کی کہ "ایک سو مرزائی لاہور اور قادیان سے یہاں ہنگامہ بپا کرنے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ تاکہ کانفرنس کو ناکام بنایا جائے" اور جو کئی اخبارات میں شائع ہوگئی تھی۔ اس کی تردید متعدد اخبارات۔ مثلاً "پائنیر" "لیڈر" اور "ہمدم" نے کردی ہے۔ اس تردید کا جو ایسوسی ایٹڈ پریس کی طرف سے اخبارات کو بھیجی گئی ترجمہ حسب ذیل ہے۔

مقامی جماعت احمدیہ کے نمائندہ مسٹر ایس۔ آئی۔ سٹوڈنٹ نے ایک بیان میں ان تمام الزامات کی تردید کی ہے۔ جو یو۔پی احرار کانفرنس میں مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی اور مولوی مظہر علی نے یہ کہہ کر احمدیوں پر لگائے کہ ایک سو احمدی لاہور اور قادیان سے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اور وہی احرار کانفرنس میں ہنگامہ اور شورش پیدا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ احرار کانفرنس میں جو گڑبڑ پیدا ہوئی۔ اس کے ذمہ دار احمدی نہیں بلکہ کوئی اور طبقہ ہے جس کا مرکز لاہور میں ہے۔ آپ نے مزید کہا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نہایت معزز اور منظم جماعت ہے۔ جس کا لیڈر اس کا مقدس امام ہے اور یہ جماعت اپنی امن پسندی کے باعث مشہور ہے۔ اس لئے اس پر اس قسم کا الزام لگانا انتہا درجہ کی حماقت ہے۔

دربار کوچین اور اچھوت

چند ماہ ہوئے دربار ریاست ٹراونکور نے اعلان کیا تھا۔ کہ اچھوتوں پر ریاست کے مندروں کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور انہیں ان میں پوجا پاٹ کرنے کی اسی طرح اجازت ہے۔ جس طرح اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کو۔ ہم نے دربار ٹراونکور کے اس اعلان پر اظہار خیالات کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ داخلۂ منادر اچھوتوں کے حقیقی درد کا درماں نہیں بن سکتا۔ اور نہ اچھوت مندروں میں داخل ہونے کی اجازت حاصل کرکے مطمئن ہوسکتے ہیں۔ نیز لکھا تھا کہ اگر ہندوستان کے روشن خیال ہندوؤں کے دلوں میں اچھوتوں کے متعلق حقیقی ہمدردی کا کوئی جذبہ موجود ہے۔ تو انہیں چاہیئے کہ وہ اس کا عملی رنگ میں اظہار کریں۔ اور سیاسی معاشرتی۔ مجلسی اور اقتصادی لحاظ سے اچھوتوں کو مساویانہ حقوق سے بہرہ ور کریں۔ لیکن ظاہر ہے کہ نہ آج تک ہندو اچھوتوں کو اپنی غلامی سے نجات دلانے کے لئے آمادہ ہوئے ہیں۔ اور نہ آئندہ انہیں حقوقِ انسانیت سے متمتع کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مندروں میں داخلہ کی اجازت بھی محض نمائشی رنگ رکھتی ہے۔ ورنہ راسخ العقیدہ ہندو اسکے لئے بھی تیار نہیں ہیں۔ چنانچہ دربار کوچین نے اعلان کیا ہے۔ کہ

"وہ لوگ جو دربار ٹراونکور کے اعلان کے مطابق عمل کرتے ہوئے کسی ایسے مندر میں داخل ہو چکے ہیں۔ جس میں اچھوتوں کے داخلہ کی اجازت ہو۔ یا ایسے مقامات پر عبادت کرچکے ہیں۔ جسے اچھوتوں نے اپوتر بنا دیا ہو۔ اپنی شدھی سے پیشتر وہ دربار کوچین کی عملداری میں واقع کسی مقدس مقام یا عبادتگاہ میں داخل نہیں ہوسکتے۔ علاوہ ازیں انہیں یہ حق بھی حاصل نہیں۔ کہ وہ کسی تالاب یا کنوئیں پر چڑھ سکیں۔" (ملاپ ۲۴ اپریل)

گویا اچھوتوں کے داخل ہونے سے نہ صرف مندر نجس ہو جاتا ہے۔ بلکہ وہ ہندو جو اس مندر میں داخل ہو وہ بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔ اور اس کے لئے اسے ازسرنو شدھ ہونے کی ضرورت ہے۔ ان حالات میں کیا اچھوت اقوام کے لئے صحیح طریق عمل یہ نہیں کہ وہ اس مذہب کو جس میں انہیں انسانیت سے خارج سمجھا جاتا ہے۔ ترک کرکے اسلام قبول کرلیں۔ جس میں ہر انسان مساوی درجہ رکھتا ہے۔ اور ایک گداگر بادشاہِ وقت کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر مسجد میں عبادت کرسکتا ہے۔

وزیراعظم بہار کا مستحسن طریق عمل

چند دن ہوئے اورنگ آباد میں ایک فرقہ وار فساد رونما ہوگیا۔ فساد کی وجہ یہ تھی۔ کہ ہندو درگا مورتی کے جلوس کو ایک ایسے راستہ سے گزارنے پر مصر تھے۔ جس پر مسلمان معترض تھے۔ اور جس پر حکام نے پابندیاں عائد کر رکھی تھیں۔ چونکہ اس کشیدگی کے اور زیادہ بڑھنے کا خطرہ تھا۔ اس لئے مسٹر محمد یونس صاحب وزیراعظم نے کوشش کی۔ کہ فریقین میں مصالحت کرادی جائے۔ اور یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ ان کی سعی بارآور ہوئی۔ اور مصالحت کی غرض سے وہ خود اورنگ آباد تشریف لے گئے

حکومت بہار کا یہ طرزِ عمل قابلِ تعریف ہے۔ اور اس امر کی بین دلیل کہ اگر صوبجات کی قومی حکومتیں ملک کی حقیقی خیر خواہی کو مدنظر رکھ کر نظم و نسق قائم کریں۔ تو وہ یقیناً ہندوستان کے لئے بابرکت ثابت ہوسکتی ہیں۔

حکومت سندھ کا پنجسالہ پروگرام

سر غلام حسین ہدایت اللہ وزیراعظم سندھ نے صوبہ سندھ کے لئے جو پنجسالہ پروگرام مرتب کیا ہے اس کا ملخص حسب ذیل ہے۔

(۱) مفت اور جبری پرائمری تعلیم کی ترویج۔

(۲) اصلاح دیہات اور ان کی ترقی و خوشحالی کے لئے کوشش۔

(۳) چھوٹی اور گھریلو صنعتوں کی ترقی۔

(۴) کراچی میں ایک ایسے تجارتی مرکز کا قیام جس کے ذریعہ دیہاتیوں کو اجناس کے خرید و فروخت کے لئے سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔

(۵) سڑکوں کی توسیع

(۶) جنگلات کے متعلق اہم لائحۂ عمل۔

(۷) حکومت کے محکموں سے رشوت ستانی کا انسداد۔

(۸) انسداد بے کاری۔

اس کے ساتھ ہی وزراء کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حکومت صوبہ کی اقتصادی حالت کو سدھارنے کے لئے ہر ممکن کوشش عمل میں لائے گی۔

پروگرام نہائت مفید اور اس کو پورا کرنے کا ارادہ قابلِ تعریف ہے۔ اب نتائج کا انتظار کرنا چاہیئے۔

وزیریوں کو غیر مسلح کرنے کی تجویز

اخبار "ٹائمز" لنڈن میں ایک مکتوب شائع ہوا ہے۔ جس میں سرحدی شورش کو ختم کرنے کی یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ وزیریوں کو غیر مسلح کردیا جائے قطع نظر اس سے کہ وزیرستان کے شورش کے اسباب کیا ہیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ کیا اس تجویز پر عمل بھی کیا جاسکتا ہے۔

یہ ظاہر ہے۔ کہ سرکاری افواج اس وقت تک وزیریوں کو نیچا دکھانے میں ناکام رہی ہیں۔ اور خود بہت سا نقصان اٹھا چکی ہیں۔ ان حالات میں وزیریوں کو غیر مسلح کرنے کی تجویز پر عمل کرنا اتنا آسان نہیں۔ جتنا "ٹائمز" نے سات سمندر پار بیٹھے ہوئے سمجھ رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے ذمہ دار سرکاری حلقوں میں بھی اس رائے کو وقعت نہیں دی جارہی۔

153

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور علمِ طب

(۱)

حضرت میرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم کی طبی قابلیت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدِ ماجد حضرت میرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم و مغفور نہایت قابل اور حاذق طبیب تھے۔ دُور دُور سے لوگ معالجات سے فائدہ اٹھانے کے لئے ان کے پاس آتے۔ اور مذہب و ملت کی تفریق اور امارت و غربت کے امتیاز کو قطعاً نظر انداز کرتے ہوئے وُہ سب کو فیضیاب کرتے۔ بایں ہمہ طب آپ کا ذریعۂ معاش نہ تھا۔ بلکہ محض مخلوقِ الہٰی کی نفع رسانی مدِ نظر تھی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آپ نے باوجودیکہ قریباً ساٹھ سال طبابت کی۔ مگر کبھی کسی سے ایک پائی تک علاج کے معاوضہ میں آپ نے نہ لی۔ آپ علاج ہمیشہ سہل الحصُول تجویز فرماتے۔ اور غرباء کو بعض اوقات قیمتی سے قیمتی ادویات اپنے پاس سے دے دیتے۔ اگر مریض کو جا کر دیکھنے کی ضرورت ہوتی۔ تو دیکھنے کے لئے بھی تشریف لے جاتے۔

چُوہڑوں سے ہمدردی

کہتے ہیں۔ ایک دفعہ قادیان میں ہیضہ پھُوٹ پڑا۔ اور چوہڑوں کے محلہ میں کچھ موتیں ہوگئیں۔ آپ ان دنوں بٹالہ میں تھے۔ یہ سنتے ہی قادیان تشریف لے آئے۔ اور چوہڑوں کے گھروں کے پاس آکر ٹھہر گئے۔ انہیں دیر تک تسلی دیتے رہے۔ پھر حکم دیا۔ کہ قادیان کے عطار آملہ۔ کشنیز۔ گڑ اور نمک لیتے آئیں۔ ان کو سے کر مٹی کے بڑے بڑے برتنوں میں ڈلوا دیا۔ اور فرمایا کہ جو چاہے۔ نمک والا پیئے۔ اور جو چاہے گڑ والا۔ کہتے ہیں۔ دوسرے دن ہی ہیضہ دُور ہوگیا۔

راجہ تیجا سنگھ کا علاج

ایک دُوسرے موقعہ پر بٹالہ کا راجہ تیجا سنگھ بیمار ہوا۔ اُسے کاربنکل کی قسم کا ایک پھوڑا تھا۔ اُس نے بہت علاج کئے۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا آخر آپ کی طرف اُس نے رجوع کیا اور آپ کے علاج سے اللہ تعالےٰ کے فضل سے وُہ شفایاب ہوگیا۔ راجہ تیجا سنگھ نے آپ کو ایک بڑی رقم اور خلعت کے علاوہ بعض دیہات دینے چاہے۔ مگر آپ نے باوجود اصرار کے انکار کیا۔ اور فرمایا۔ میں ان دیہات کو علاج میں لینا اپنی اور اپنی اولاد کی ہتک سمجھتا ہوں۔

ایک دفعہ مہاراجہ شیر سنگھ کاہنوان کے چھنب میں شکار کھیلنے کے لئے آیا۔ اور اس کے ایک ملازم کو سخت زکام ہوگیا۔ حضرت میرزا صاحب نے جو اس وقت مہاراجہ کے ہمراہ تھے۔ ایک کم خرچ نسخہ لکھ دیا۔ اور وُہ اچھا ہو گیا۔ لیکن پھر یہی بیماری خود شیر سنگھ کو ہوگئی۔ اور اس نے علاج کے لئے آپ کو کہا۔ تو آپ نے اس کے لئے بڑا قیمتی نسخہ لکھا۔ شیر سنگھ نے کہا۔ کہ میرے نوکر کو تو ڈھائی پیسے کا نسخہ بتایا۔ اور مجھے اتنا قیمتی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ شیر سنگھ اور نوکر ایک نہیں ہوسکتے۔ شیر سنگھ اس برجستہ جواب سے بہت خوش ہوا اور اس زمانہ کے دستور کے مطابق عزت افزائی کے لئے کڑوں کی ایک جوڑی پیش کی۔ جو علاج کے بدلہ میں نہ تھی۔ بلکہ مشرقی رؤساء اور بادشاہوں کے اس دستور کے مطابق تھی۔ کہ جب وُہ کسی بات پر خوش ہوتے۔ تو انعام کے طور پر ضرور کوئی نہ کوئی چیز دیتے۔

غرض حضرت میرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم ایک مشہور طبیب تھے۔ آپ نے طب کا علم حافظ روح اللہ صاحب باغبانپورہ لاہور سے پڑھا۔ اور پھر دہلی جا کر اس علم کی تکمیل کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علمِ طب پڑھنا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت جب ہوئی۔ ان ایام میں مدارس کا سلسلہ جاری نہ ہوا تھا۔ اور تعلیم کے لئے عام دستور یہ تھا۔ کہ صاحبِ استطاعت لوگ اپنے گھروں پر استاد رکھ کر اپنے بچوں کو تعلیم دلاتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اسی طریق کے ماتحت آپ کے والد ماجد نے تعلیم دلائی اور اسوقت جو علوم آپ کو پڑھائے گئے ان میں سے ایک علمِ طب بھی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی۔ کہ جب میں چھ سات سال کا تھا۔ تو ایک فارسی خوان معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں۔ اس بزرگ کا نام فضل الہٰی تھا۔ اور جب میری عمر قریباً دس برس کی ہوئی۔ تو ایک عربی خوان مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے۔ جن کا نام فضل احمد تھا۔ میں خیال کرتا ہوں۔ کہ چونکہ میری تعلیم خدا تعالےٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی۔ اس لئے ان استادوں کے نام کا پہلا لفظ بھی فضل ہی تھا۔ مولوی صاحب موصوف جو ایک دیندار اور بزرگوار آدمی تھے بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے اور میں نے صَرف کی کتابیں اور کچھ قواعدِ نحو اُن سے پڑھے۔ اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہُوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہُوا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لئے مقرر کیا تھا۔ اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علومِ مروجہ کو جہاں تک خدا تعالےٰ نے چاہا۔ حاصل کیا۔ **اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں۔ اور وُہ فنِ طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے۔** اور اُن دنوں میں مجھے کتابوں کے دیکھنے کی طرف اس قدر توجہ تھی۔ کہ گویا میں دُنیا میں نہ تھا۔ میرے والد صاحب مجھے بار بار یہی ہدایت کرتے تھے۔ کہ کتابوں کا مطالعہ کم کرنا چاہئیے۔ کیونکہ وُہ نہایت ہمدردی سے ڈرتے تھے۔ کہ صحت میں فرق نہ آئے"

(کتاب البریّہ)

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے والد ماجد سے طب سبقاً سبقاً پڑھی۔ اور اس میں مہارتِ تامہ حاصل کی اور گو آپ نے باقاعدہ مطب کبھی نہیں کیا۔ مگر آپ اکثر مفید اور مشہور ادویہ اپنے ہاں رکھتے تھے۔ نہ صرف یونانی۔ بلکہ انگریزی بھی۔ اور آخر میں تو زیادہ تر انگریزی ادویہ ہی آپ استعمال فرمایا کرتے۔ اور دوسرے بیماروں کو دیتے۔

علم الابدان اور علم الادیان میں تعلق

درحقیقت جس طرح رُوح اور جسم میں نہایت گہرا تعلق ہے۔ اسی طرح علم الادیان اور علم الابدان میں بھی گہرا ارتباط ہے۔ اور اس کی اہمیت کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام "چشمۂ معرفت" میں فرماتے ہیں:-

"ایک دفعہ مجھے بعض محقق اور حاذق طبیبوں کی بعض کتابیں کشفی رنگ میں دکھلائی گئیں۔ جو طبِ جسمانی کے قواعدِ کلیّہ اور اصولِ علمیّہ اور ستّۂ ضروریہ وغیرہ کی بحث پر مشتمل اور متضمن تھیں۔ جن میں طبیب حاذق قرشی کی کتاب بھی تھی۔ اور اشارہ کیا گیا۔ کہ یہی تفسیر قرآن ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس سے معلوم ہوا کہ علم الابدان اور علم الادیان میں نہایت گہرے اور عمیق تعلقات ہیں۔ اور ایک دوسرے کے مصدق ہیں۔ اور جب میں نے ان کتابوں کو پیشِ نظر رکھ کر جو طبِ جسمانی کی کتابیں تھیں قرآن شریف پر نظر ڈالی تو وہ عمیق در عمیق طب جسمانی کے قواعد کلیہ کی باتیں نہائت بلیغ پیرایہ میں قرآن شریف میں موجود پائیں" (صفحہ ۹۵)

علمِ طب کے متعلق وسعتِ نظر

پس چونکہ علم الابدان اور علم الادیان کا آپس میں گہرا تعلق ہے اور اللہ تعالیٰ کے علم میں ازل سے یہ بات تھی۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک عظیم الشان معلمِ دین کی صورت میں کھڑا کرنے والا ہے! اس لئے اس نے ابتدا سے ہی ایسے سامان پیدا کئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو علم طب پڑھنا پڑا۔ اور نہ صرف علم طب آپ نے سیکھا بلکہ کہیں خاصی دسترس اور مہارت پیدا کی۔

چنانچہ علم طب کے متعلق آپ کی وسعتِ نظر اور معلومات کی فراوانی کا اس سے کسی قدر اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ آئینہ کمالاتِ اسلام میں آپ نے سنا۔ ریوند اور جدوار کے خواص کا ذکر کرتے ہوئے حیرت انگیز انکشافات فرمائے ہیں۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں۔

سنا کے خواص

" زمین کی ہر ایک چیز بزبانِ حال اپنی ثنا کر رہی ہے۔ مثلاً سنا کہتی ہے۔ کہ میں دوسرے درجہ کے آخری حصہ میں گرم اور اول درجہ میں خشک ہوں۔ اور بلغم اور سودا اور صفرا اور اخلاط سوختہ کا مسہل ہوں۔ اور دماغ کی منقی ہوں۔ اور صرع اور شقیقہ اور جنون اور صداعِ کہنہ و دردِ پسلو وضیق النفس وقولنج وعرق النسا ونقرس وتشنجِ عضل وداء الثعلب وداء الحیہ اور حکہ اور جرب اور بثور کہنہ اور اوجاعِ مفاصلِ بلغمی وصفراوی مخلوط باہم و تمام امراضِ سوداوی کو نافع ہوں۔

ریوند کے خواص

اور ریوند بول رہی ہے کہ میں مرکب القوی ہوں اور دوسرے درجہ کے پہلے مرتبہ میں گرم اور خشک ہوں۔ اور بالعرض مبرد بھی بوجہ شدتِ تحلیل ہوں۔ اور رطوباتِ فضلیہ اپنے اندر رکھتی ہوں مجفف ہوں۔ قابض ہوں جالی ہوں۔ اور منضج اور مقطعِ موادِ لزجہ ہوں۔ اور سموم باردہ کا تریاق ہوں۔ خاص کر عقرب کے لئے اور اخلاطِ غلیظہ اور رقیقہ کا مسہل ہوں۔ اور حیض اور بول کی مدر ہوں۔ اور جگر کو قوت دیتی ہوں اور اس کے اور نیز طحال اور امعاء کے سُدے کھولتی ہوں۔ اور ریح کو تحلیل کرتی ہوں۔ اور پرانی کھانسی کو مفید ہوں۔ اور ضیق النفس اور سل اور قرحۂ ریہ وامعاء اور استسقاء کی تمام قسموں اور یرقانِ سدی اور اسہالِ سدی اور ماساریقا اور ذوسنطاریا اور تحلیل نفخ اور ریاح اور اورام باردہ احشاء و تخمہ ومغص وبواسیر ونواسیر وتپ ربع کو مفید ہوں۔

جدوار کے خواص

اور جدوار کہتی ہے۔ کہ میں تیسرے درجہ کے اول مرتبہ میں گرم اور خشک ہوں۔ اور حرارتِ غریزی سے بہت ہی مناسبت رکھتی ہوں۔ اور مفرح اور مقوی قوائے اعضائے رئیسہ دل اور دماغ اور کبد ہوں۔ اور احشاء کی تقویت کرتی ہوں۔ اور تمام گرم اور سرد زہروں کا تریاق ہوں۔ اور اسی وجہ سے زرنباد اور مشک اور زنجبیل کا قلیل حصہ اپنے ساتھ ملا کر تیز آبِ گوگرد اور آبِ قاتلِ سفید اور آبِ پودینہ اور آبِ بادیان کے ساتھ ہیضۂ وبائی کو باذن اللہ بہت مفید ہوں۔ اور مسکنِ اوجاع اور مقوی باہ ہوں۔ اور تفتیتِ حصاۃ اور قلعِ قولنج وعسر البول ودفعِ تپِ ربع میں نفع رکھتی ہوں۔ اور بقدر نیم مثقال گزیدہ مار اور عقرب کے لئے بہت ہی فائدہ مند ہوں۔ یہاں تک کہ عقرب جرارہ کی بھی زہر دور کرتی ہوں۔ اور بید مشک اور عرق نیلوفر کے ساتھ دل کے ضعف کو بہت جلد نفع پہونچاتی ہوں اور کم ہوتی ہوئی نبض کو تھام لیتی ہوں اور گلاب کے ساتھ وجع مفاصل کو مفید ہوں۔ اور سنگ گردہ اور مثانہ کو نافع ہوں۔ اگر بول بند ہو جائے تو شیرۂ تخم خیارین کے ساتھ جلد اس کو کھول دیتی ہوں۔ اور قولنجِ ریحی کو مفید ہوں۔ اور اگر بچہ پیدا ہونے میں مشکل پیش آ جائے۔ تو آب عنب الثعلب یا حلبہ یا شیرۂ خارخسک کے ساتھ صرف دو دانگ پلانے سے وضعِ حمل کرا دیتی ہوں۔ اور ام الصبیان اور اکثر امراضِ دماغی اور اعصابی کو مفید ہوں۔ اور اورام مغابن یعنے پسِ گوش اور زیر بغل اور بُن ران اور خناق اور خنازیر اور تمام اورامِ گلو کو نفع پہنچاتی ہوں۔ اور طاعون کے لئے مفید ہوں اور سرکہ کے ساتھ پلکوں کے ورم کو نفع دیتی ہوں۔ اور دانتوں پر ملنے سے ان کے اس درد کو دور کر دیتی ہوں۔ جو بوجہ مادۂ باردہ ہو اور بواسیر پر ملنے سے اس کی درد کو ساکن کر دیتی ہوں۔ اور آنکھ میں چکانے سے رمدِ بارد کو دور کر دیتی ہوں۔ اور احلیل میں چکانے سے نافع حبس البول ہوں۔ اور مشک وغیرہ ادویۂ مناسبہ کے ساتھ باہ کے لئے سخت مؤثر ہوں۔ اور صرع اور سکتہ اور فالج اور لقوہ اور استرخا اور رعشہ اور خدر اور اس قسم کی تمام امراض کو نافع ہوں اور اعصاب اور دماغ کے لئے ایک اکسیر ہوں۔ اور اگر میں نہ ملوں۔ تو اکثر باتوں میں زرنباد میرا قائم مقام ہے۔"

(حاشیہ آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۶۳ تا صفحہ ۱۶۷)

اسقاطِ حمل کا علاج

مرض اسقاطِ حمل کا ایک جگہ ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"رحم میں جو کبھی بچہ قبل از تکمیلِ خلقت ساقط ہو جاتا ہے۔ اور عورتوں کو سقوطِ حمل کی ایک مرض ٹھہر جاتی ہے۔ تو طبیب حاذق سمجھ لیتا ہے۔ کہ رحم کی قوتیں کمزور ہو گئی ہیں۔ تب وہ مثلاً اوائل حمل میں ایک ملین خفیف سا دیتا ہے۔ اور موادِ موذیہ کو دور کر کے مقویاتِ رحم مثلاً جوارشِ لولو اور زرد ارا ملک وغیرہ استعمال کراتا ہے۔ اور عورت کو اس کے مرد سے پرہیز فرماتا ہے تب اس تجویز سے صریح فائدہ محسوس ہوتا ہے اور بچہ ساقط ہونے سے بچ جاتا ہے"

(آئینہ کمالات اسلام حاشیہ صفحہ ۱۷۹)

مسہلات کا ذکر

مسہلات کے ذکر میں فرماتے ہیں

"ہر ایک شخص اپنے اندازۂ استعداد پر فرشتوں کے القاء سے فیضیاب ہوتا ہے۔ اور جس فن یا علم کی طرف کسی کا روئے خیال ہے۔ اسی میں فرشتہ سے مدد پاتا ہے۔ مثلاً جب اللہ جلشانہ کا ارادہ ہوتا ہے۔ کہ کسی دوا سے کسی کو دست آئیں۔ تو طبیب کے دل میں فرشتہ ڈال دیتا ہے۔ کہ فلاں مسہل کی دوا اس کو کھلا دو۔ تب وہ تربد یا خیار شنبر یا شیر خشت یا سقمونیا یا سنا یا کسٹرائیل یا کوئی اور چیز جسے دل میں ڈالا گیا ہو۔ اس بیمار کو بتلا دیتا ہے۔ اور پھر فرشتوں کی تائید سے اس دوا کو طبیعت قبول کر لیتی ہے۔ قے نہیں آتی۔ تب فرشتے اس دوا پر اپنا اثر ڈال کر بدن میں اس کی تاثیرات پہونچاتے ہیں۔ اور مادۂ موذیہ کا اخراج باذنہ تعالیٰ شروع ہو جاتا ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام حاشیہ صفحہ ۱۰۲)

نیند اور ادویات

نیند آنے کے اسباب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"طبی تحقیق کے لحاظ سے نیند آنے کے اسباب محض مادی ہیں۔ اور جب وہ کم ہو جاتے ہیں۔ تو نیند بھی کم ہو جاتی ہے۔ اور ان کے بحال کرنے کے لئے مسکن دماغ اور مرطب چیزیں استعمال کرتے ہیں۔ جیسے بردماغ اور روغنِ خشخاش اور روغن تخم کدو اور روغن بادام وغیرہ"

(چشمہ معرفت صفحہ ۱۰۳)

زنجبیل کے خواص ایک جگہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"علم طب کی رو سے زنجبیل وہ دوا ہے۔ جس کو ہندی میں سونٹھ کہتے ہیں۔ وہ حرارت غریزی کو بہت قوت دیتی ہے۔ اور دستوں کو بند کرتی ہے۔ اور اس کا زنجبیل اس واسطے نام رکھا گیا ہے۔ کہ گویا وہ کمزور کو ایسا قوی کرتی ہے۔ اور ایسی گرمی پہنچاتی ہے جس سے وہ پہاڑوں پر چڑھ سکے"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صلا)

اسی طرح کافور کے خواص کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

"کافور زہریلے مواد کو دبا لیتا ہے۔ اسی لئے وہ ہیضہ اور محرقہ تپوں میں مفید ہوتا ہے"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صلا)

پھر طاعونی ایام کے متعلق ہدایات دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"حتی المقدور ہر روز غسل کریں۔ اور پوشاک بدلیں۔ اور بدررویں گندی نہ ہونے دیں۔ اور مکان کی اوپر کی چھت میں رہیں۔ اور مکان صاف رکھیں۔ اور خوشبودار چیزیں عود وغیرہ گھر میں جلاتے رہیں۔ اور کوششیں کریں۔ کہ مکانوں میں تاریکی اور حبس ہوا نہ ہو۔ اور گھر میں اس قدر ہجوم نہ ہو کہ بدنی عفونتوں کے پھیلنے کا احتمال ہو۔ جہاں تک ممکن ہو گھروں میں لکڑی اور خوشبودار چیزیں بہت جلائیں۔ اور اس قدر گھر کو گرم رکھیں۔ کہ گویا گرمی کے موسم سے مشابہ ہو اور گندھک بھی جلا دیں۔ اور گھر میں بہت سے کچے کوئلے اور چونہ بھی رکھیں۔ اور درونج عقربی کے ہار پرو کر دروازوں پر لٹکا دیں۔ اور سب سے ضروری بات یہ ہے کہ خدا تعالےٰ سے گناہوں کی معافی چاہیں۔ دل کو صاف کریں اور نیک اعمال میں مشغول ہوں"

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص۴۸)

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام طب میں اچھی خاصی دسترس رکھتے تھے اور مریضوں کا بعض دفعہ علاج بھی کرتے۔ اور ان کے لئے نسخہ جات بھی تجویز کیا کرتے تھے۔ مگر چونکہ یہ مضمون کسی قدر طویل ہو گیا ہے۔ اس لئے ان امور کا ذکر انشاء اللہ اگلی اشاعت میں کیا جائے گا۔

بہتر زراعت بہتر کاروبار اور بہتر زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از چوہدری محمد حسین صاحب اگریکلچر ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان)

الٰہی! ہمت دہقاں کو رفعت آشنا کر دے ✤ اسیر جہل کو پھر ذوق آزادی عطا کر دے
تن بے جاں میں آثار ہستی پھر نمایاں کر ✤ رہین نیستی کو طالب راز بقا کر دے

زمینداروں کے افلاس کے اسباب میں پرانی رسوم اور رواجات کے علاوہ ان کا تعلیم سے بے بہرہ ہونا مقدمہ بازی اور قرض کی لعنت میں گرفتار ہونا اور قدرتی حوادث کا شکار ہونا ہے۔

کاشت کے نئے ترقی یافتہ طریقوں سے فائدہ اٹھانے کی دلچسپی اور شوق دیکھنے میں نہیں آتا۔ تاہم زمیندار کو اپنی حالت کا احساس ہو رہا ہے۔ اور بعض امور میں اس نے زمانہ کی رفتار کے ساتھ قدم اٹھانا شروع کر دیا ہے۔ اور یہ امر اس کی مجموعی حالت کو سنوارنے کے لئے بہت حوصلہ افزا ہے۔

لیڈروں کی بے اعتنائی

زمیندار کو ترقی کی طرف قدم بڑھانے کے لئے راہنماؤں کی اشد ضرورت ہے خود غرض لوگ اکثر حالتوں میں اس کے گاڑھے پسینہ کی کمائی چٹ کر جاتے ہیں ادھر ہمارے لیڈر ایسے ہیں جو سیاسی شور و غل سے وقت نکال کر ملک کی اقتصادی پستی اور مفلوک الحالی پر غور نہیں کر سکتے دوسری قومیں بسرعت ترقی کر رہی ہیں۔ مگر زمینداروں نے قربانی اتحاد عمل اور یک جہتی کا سبق ابھی تک نہیں سیکھا۔ ہر گاؤں میں دھڑے بندیاں عداوتیں اور مقدمہ بازیاں جاری ہیں۔ اور ان برے درجہ کی اخلاقی کمزوریوں کی وجہ سے زمینداری پیشہ کا وقار مٹ رہا ہے۔

حکومت کی توجہ

حکومت نے اس حقیقت کو سمجھ لیا ہے کہ فوج میں بھرتی کے لئے مضبوط اور تندرست جوان دیہات سے ہی مل سکتے ہیں۔ حکومت کی آمدنی کا بیشتر حصہ زراعت یا اس سے ملحقہ کاروبار سے حاصل ہوتا ہے اور اگر دیہات میں بہتر زراعت بہتر کاروبار اور بہتر زندگی کے ذرائع عمل میں لانے کی کوشش نہ کی گئی۔ تو خود گورنمنٹ کیلئے بھی مشکلات کا سامنا ہوگا۔ تھوڑے عرصہ سے حکومت نے دیہاتی کی حالت کو سنوارنے کی طرف عملی قدم اٹھایا ہے۔ اور کسان کی پستی کے اسباب پر غور کر کے اس کی صحت اور اس کی خوشحالی کی راہیں تجویز کی جا رہی ہیں۔

اتحاد کی برکت

امداد باہمی کی تحریک قرض کے لین دین اجناس کی فروخت۔ بچوں کی تعلیم اور دوسرے اہم امور میں زمیندار کے لئے سہولتیں پیدا کی جا رہی ہیں۔ زمینداروں کو انسانیت کا یہ بھولا ہوا سبق یاد کرایا جا رہا ہے۔ کہ اپنی مدد آپ کرو۔ اور اپنی ضروریات زندگی کے لئے باہمی اعتماد اور بھروسہ پیدا کر کے ایک نظام کے ماتحت اپنے کاروبار کو سرانجام دو سود خواروں کی چکنی چپڑی باتوں میں آ کر سود کی لعنت میں گرفتار نہ ہو۔

پنجاب میں اکثر جگہوں میں انجمن ہائے امداد باہمی۔ تعلیم مستورات اور بہتر زراعت کا کام عمدگی سے ہو رہا ہے۔ آڑھت کی کوآپریٹو دکانیں اجناس کی خرید و فروخت میں زمیندار ممبروں کے فائدے کو ملحوظ رکھ کر کاروبار کا منافعہ انہی کو حاصل ہوتا ہے

فصلوں کی عمدہ اقسام

دیہات میں کاشت کے ترقی یافتہ طریقوں کو رائج کرنے اور فصلوں کی عمدہ اور اعلیٰ اقسام کی دریافت اور ان کے بیجوں کی بہم رسانی کے سلسلہ میں محکمہ زراعت نہایت مفید کام کر رہا ہے۔ سادہ لوح دیہاتی کے دل پر اس حقیقت کا انکشاف ہو رہا ہے۔ کہ کاشتکاری کے کاموں میں نئے ترقی یافتہ اصول کی پیروی اس کی مالی حالت کو بہت حد تک سدھار سکتی ہے۔ اور مالی حالت کے سدھر جانے سے بہتر زندگی بسر کرنے کے سامان مہیا ہو جائیں گے۔ فصلوں کی نئی اقسام کی کاشت کی وجہ سے کروڑہا روپیہ کا منافع حاصل ہو سکتا۔ پہلے امریکن کپاس ۲۸۹ ف بہترین سمجھی جاتی تھی۔ لیکن اب اس سے بھی اچھی قسم دریافت کی گئی ہے۔ یہ قسم ۴۳ ایف ہے۔ پچھلے سال پہلی دفعہ زمینداروں نے ۶ ہزار ایکڑ زمین میں اس نئی قسم کی کاشت کی اور نہایت تسلی بخش نتائج حاصل ہوئے۔ کپاس کی کاشت کے متعلق مفید اور دلچسپ نتائج کئی سال کے وسیع تجربوں سے حاصل کئے گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کپاس بونے کا بہترین وقت مئی اور جون کے مہینے ہیں گندم کی نئی اقسام ۵۱۸ اور ۵۹۱ نہایت اچھی پیداوار دیتی ہیں۔ اور عام گندم کے مقابلے میں منڈی میں زیادہ پسند کی جاتی ہیں۔ باجرہ۔ جوار اور چنے وغیرہ فصلوں کی نئی اقسام دریافت کرنے کے متعلق تجربات جاری ہیں۔ محکمہ زراعت کی پیدا کردہ برسیم سوڈان۔ گھاس کی اقسام نہایت اچھی فصلیں ثابت ہوئی ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ پنجاب کے زمیندار کپاس کی نئی اقسام کی کاشت سے ۲ کروڑ ۶۰ لاکھ گندم کی نئی اقسام کی کاشت سے ۲ کروڑ ۱۳ لاکھ اور کماد کی نئی اقسام کی کاشت سے ۹۰ لاکھ روپیہ کا سالانہ زائد منافع حاصل کر رہے ہیں۔ ان اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ زمیندار فصلوں کی نئی اقسام کو ترقی یافتہ طریقوں سے کاشت کر کے کثیر فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

عمدہ کاشت

عمدہ اقسام کی کاشت کے علاوہ مناسب اور ترقی یافتہ طریقوں سے زمین کی تیاری اور فصلوں کی نگہداشت کم خرچ سے زیادہ پیداوار دینے کا موجب ہے۔ تخم ریزی سے پہلے زمین کی تیاری کی طرف پوری توجہ دینی چاہئیے۔ صرف ایک دو دفعہ ہل چلا کر اور پھر معمولی قسم کا بیج بکھیر کر عمدہ پیداوار کی امید رکھنا دور اندیشی سے بعید ہے۔ زمین اچھی طرح سے تیار کی ہوئی ہو۔ خالص اور عمدہ بیج استعمال کیا جائے۔ اعلیٰ پیداوار کے حصول اور زمین کی زرخیزی کو بحال رکھنے کی طرف سے غفلت نہ برتی جائے۔ احتیاط سے اور ٹھیک طریقے پر تخم ریزی کی جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور پھر آبپاشی اور گوڈی وغیرہ بروقت اور صحیح اصول کے ماتحت عمل میں لائی جائے غرضکہ بیج بونے سے لیکر فصل کے کاٹنے تک ترقی یافتہ طریقوں پر عمل پیرا ہوکر پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہئے

دیہات کی عام اصلاح

محکمہ اصلاح دیہات کا کام دیہات کی حالت سنوارنے کے متعلق سب سے نمایاں اور مفید نظر آتا ہے کسان کے اس وہم کو کہ جو کچھ ہوتا ہے۔ قدرت کیطرف سے ہوتا ہے۔ انسان کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ اسکے دل سے نکالا جا رہا ہے۔ اور وہ سمجھ رہا ہے۔ کہ رسم ورواج کی جکڑ بندیوں سے آزادی حاصل کرنا۔ کھیتی باڑی کے کام کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینا۔ تعلیم کی طرف پوری توجہ کرنا مفید نتائج پیدا کرتا ہے۔ قوم کی عورتوں کو ظاہری آرائشوں کی بجائے زیور علم واخلاق سے آراستہ کرنا ضروری ہے

روشنی اور صفائی

دیہات کے رہائشی مکانات میں ہوا۔ روشنی اور صفائی کا کافی انتظام ہونا چاہئے۔

دیہاتی بسا اوقات محنت کے صرف سرمایہ کے خرچ اور قوعد کی واقفیت کے باوجود صفائی کے اصول پر کاربند نہ ہونے کیوجہ سے سخت نقصان اٹھاتے ہیں۔ ہوادار اور روشن مکانوں میں رہائش رکھنے سے صحت اچھی رہتی ہے۔ بچے توانا تندرست اور ذہین ہوتے ہیں۔ صاف اور تازہ ہوا کی اعلیٰ خوراک کی نسبت زیادہ ضرورت ہے۔ سوتے وقت بھی تازہ ہوا کی ایسی ہی ضرورت ہے۔ جیسی کہ جاگتے وقت دیہات کے گلی کوچوں میں کوڑا کرکٹ اور گلی سڑی چیزوں کے ڈھیر پڑے رہتے ہیں یہ گندگی حیوانوں اور انسانوں سب کیلئے مہلک ہوتی ہے۔ دیہاتیوں کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے۔ کہ کوڑا کرکٹ کھیت میں سونا اور گاؤں میں زہر ہے۔ اگر اسکو حفاظت کے صحیح طریق پر جمع کیا جائے اور کھیت کی زرخیزی بڑھانے کیلئے استعمال کیا جائے تو یقینی طور پر فائدہ کی صورت پیدا ہوگی حکومت پنجاب نے دیہات کی اصلاح کی طرف ایک نیا قدم اٹھایا ہے۔ پنجاب کے تراسی ۸۳ گریجوائٹوں یعنی بی۔ اے پاس نوجوانوں کو دو دو مربعے بطور عطیہ دئے ہیں تاکہ یہ پڑھے لکھے لوگ۔ دیہات میں جاکر زراعت کو اپنا ذریعہ معاش بنائیں۔ امید ہے۔ کہ زمینداروں کے لئے یہ نوجوان اعلیٰ اور مفید مثال ثابت ہونگے۔

احرار پر مسلمانان لکھنؤ کیطرف سے پھٹکار

احرار کانفرنس لکھنؤ کا صدر مسٹر مظہر علی کو اس لئے بنایا گیا تھا۔ کہ لکھنؤ کے شیعہ بھی احرار کے حامی و مددگار بن جائیں۔ اس کے متعلق ایک شیعہ اخبار نے جو کچھ لکھا اور مسٹر مظہر علی کی جو گت بنائی ہے۔ وہ گزشتہ پرچہ میں درج کی جا چکی ہے۔ ذیل میں لکھنؤ کے اخبار "النجم" سے جو سنی مسلمانوں کا اخبار ہے۔ ایک مضمون درج کیا جاتا ہے۔ جس سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ سنی مسلمان بھی احرار کو نہایت ہی نفرت وحقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ گویا احرار پر ہر طرف سے لعنت وپھٹکار پڑ رہی ہے۔

اخبار "النجم" (۲۳ اپریل) کا مضمون پیش کرتے ہوئے یہ بتا دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ چونکہ اخبار مذکورہ جماعت احمدیہ کا سخت مخالف ہے۔ چنانچہ اس مضمون میں بھی وہ خواہ مخواہ کی نیش زنی سے باز نہیں رہ سکا۔ اس لئے احرار اس کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ "مرزائی ہے۔ یا "مرزائیوں کا حامی" ہے اس لئے اس کی کوئی بات قابل توجہ نہیں۔ اس کی بجائے یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ "النجم" نے بارہا احرار کی بے حد مدد کی۔ لیکن آخر اس پر بھی حقیقت کھل گئی۔

اخبار مذکور لکھتا ہے

احرار پولیٹیکل کانفرنس کے انعقاد کی اول اول خبر ہم کو ایک پوسٹر کے ذریعہ سے ہوئی۔ جس میں یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ اپریل کی ۱۷، ۱۸، ۱۹، تاریخوں میں احرار کی عظیم الشان کانفرنس ہونے والی ہے جس میں پورے صوبہ کی نمائندگی ہوگی۔ اور ایک لاکھ فرزندان توحید کا کا اجتماع ہوگا۔ بطل جلیل قائد کبیر حضرت مولانا الحاج سید مظہر علی اظہر صاحب ایم۔ ایل اے کی صدارت میں ہندوستان کے جلیل القدر علماء اور فقید المثل زعماء کا اجتماع لکھنؤ کی تاریخ میں بے نظیر ہوگا۔ علماء کرام کی فہرست اور لیڈروں کی لسٹ میں حضرت امیرالہند مولانا سید حسین احمد صاحب مہاجر مدنی مفتی اعظم مولانا محمد کفایت اللہ صدر جمعیۃ علمائے ہند دہلی۔ حضرت امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد۔ حضرت امام اہلسنت حجۃ الاسلام مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی۔ اور مسٹر محمد علی جناح۔ مولانا شوکت علی وغیرہ کے اسماء گرامی خصوصیت کے ساتھ درج تھے۔ یہ پوسٹر لکھنؤ کی در و دیوار پر تا ایں دم چسپاں نظر آتا ہے۔

انعقاد کانفرنس کی تیاریاں بڑے اعلیٰ پیمانے پر کی جانے لگیں۔ صوبہ کے اکثر اضلاع میں احرار کے وفود روانہ کئے گئے۔ مقامی طور پر محلہ وار جلسوں کی بھرمار کر دی گئی۔ اخبارات کے ذریعہ کافی پروپیگنڈا کیا گیا۔ جب بالکل قریب ایام آگئے۔ تو ہندوستان کے سب سے بڑے سحر بیان خطیب تشریف لائے۔ اور ان کی مسلسل تقریریں ہوئیں۔ اور خصوصی وعمومی مستقل اور ہنگامی ہر قسم کے چندے کئے گئے پھر پنڈال بھی نہایت شاندار قسم کا تیار کیا گیا۔ رضاکار بھی تقریبًا دوسو موجود تھے۔ کانفرنس ہوئی۔ خطبۂ صدارت پڑھا گیا۔ دھواں دھار تقریریں ہوئیں۔ تجاویز اور ریزولیوشن پیش ہوئے اور پاس ہوئے اور اس طرح جیسی مسلمانوں کی کانفرنس ہونی چاہئے۔ ہوئی۔ اور بخیر وخوبی ختم ہوئی۔

واقعات وحقائق

جن لوگوں کی نظر سے وہ پوسٹر گذرا ہے۔ جس کا سطور بالا میں تذکرہ کیا گیا۔ یا جن لوگوں کو کانفرنس کے پروپیگنڈا کی نوعیت کا علم ہے۔ وہ انقضاء کانفرنس کے بعد سخت حیرت واستعجاب میں مبتلا ہیں کہ بار آلہا کیا کچھ ہونے والا تھا۔ اور کیا کچھ ہوا؟ فضا یک بیک مکدر ہوئی آسمان پر پہلے کچھ ابر کے آوارہ ٹکڑے دوڑتے پھرتے نظر آتے تھے پھر چاروں طرف سے یکایک گھٹائیں امڈ آئیں۔ اور چشم زدن میں سارا مطلع تاریک ہوگیا۔ برق کی چمک بادلوں کی گرج بجلیوں کی کڑک سے گمان ہو رہا تھا۔ کہ آج آسمان کے دہانے کھل جائیں گے۔ اور وہ موسلادھار بارش ہوگی کہ خلقت الامان الامان پکار اٹھیگی۔ ندیاں ابل پڑیں گی۔ دریاؤں میں ہیجان اور سمندروں میں طوفان برپا ہو جائے گا۔ لیکن قدرت کی ستم ظریفیوں کو کیا کہا جائے۔ کہ کچھ خفیف سا ترشح ہوا بادل چھٹ گئے چرخ نیلگوں دھلی ہوئی چادر کی طرح نکھر کر صاف ہوگیا۔ البتہ اس تھوڑے سے ترشح سے یہ ضرور ہوا۔ کہ آب وخاک کی آمیزش نے ناخوشگوار صورت حال پیدا کر دی اور راستے خراب ہوگئے

وفود کی کار گذاریاں

جو وفد کہ غیر اضلاع میں احرار کانفرنس کے پروپیگنڈے کے لئے گیا۔ اس نے حتی المقدور کوشش کی کہ احرار کا پورے صوبہ میں سکہ جم جائے لیکن وفد ایسے ناعاقبت اندیش افراد پر مشتمل تھا کہ جن سے خود جماعت احرار کے مقاصد نیز عام مسلمانوں کو بھی نقصان پونچا۔ یہ حضرات جہاں بھی تشریف لے گئے وہاں مسلمانوں میں افتراق انگیزی کے بیج بوئے مقامی جماعتوں کو آپس میں لڑا کر چندہ کی فکر کی اور اسی سلسلہ میں یہ ناروا حرکت تقریبًا ہر جگہ روا رکھی گئی۔ کہ وہاں کے علماء اور صلحاء پر نہایت سوقیانہ حملے اور علی الاعلان حملے کئے گئے تقریروں اور لکچروں میں شرفا کی پگڑیاں اچھالی گئیں چنانچہ فیض آباد سے بھی ہم کو اسی قسم کی اطلاعات موصول ہوئیں جن کو تفصیل درکار ہو۔ وہ اخبار آئینہ فیض آباد اوائل اپریل کی تاریخوں کی ملاحظہ فرمائیں۔ مئو ضلع اعظم گڑھ میں بھی یہی صورت اختیار کی گئی۔ کہ وہاں کی جماعتوں کو باہم گردست وگریبان کر دیا گیا۔ مسلمانوں میں پھوٹ ڈلوائی۔ اگرچہ شاہ سنجاری کو اس کی تلافی کرنی پڑی لیکن وہ تلافی بھی ناکافی رہی مبارکپور۔ غازی پور۔ جونپور۔ بریلی وغیرہ میں ایسی ہی نامعقول حرکتیں کی گئیں۔ جس سے لوگ جماعت احرار سے بدظن ہوگئے۔ یہ تو اس وفد کا زرین

155

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کارنامہ تھا۔ جو قوم کے روپیہ سے قوم کا روپیہ وصول کرنے کی غرض سے نکالا تھا۔

لکھنؤ میں کیا ہوا؟

یہاں مقامی طور پر کارکنان کا رویہ بھی کچھ مفید و خوشگوار نہ رہا۔ جیسا کہ گذشتہ مقالہ افتتاحیہ میں بتایا جا چکا ہے۔ کہ یہاں اقتدار کیلئے جنگ شروع کر دی گئی اور وہی غیر ذمہ دارانہ کارروائیاں عمل میں لائی گئیں جو اراکین وفد کا شعار تھا۔ بار بار تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ سے بتایا جا چکا تھا کہ لکھنؤ کے اندر شیعہ سنی اتحاد کی دعوت احرار کے حق میں فضا کو ناسازگار بنا دیگی۔ کیونکہ لکھنؤ کے دماغ میں تیس برس سے یہ بات پتھر کی لکیر کی طرح منقش ہے کہ تشیع کو اسلام سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ جو بعد و تفاوت آسمان و زمین میں ہے مشرق و مغرب میں ہے۔ نور و ظلمت میں ہے۔ حق و باطل میں ہے کفر و اسلام میں ہے وہی بعد تشیع اور اسلام میں ہے جس طرح کہ قادیانیت جسم اسلام کا کوئی عضو نہیں ہے۔ ٹھیک اسی طرح تشیع شجر اسلام کی کوئی شاخ نہیں ہے۔ بلکہ وہ علیحدہ مستقل مذہب ہے جس کا خدا جس کے ایک درجن سے زائد رسول جن کا قرآن جن کی احادیث جن کا عقیدہ امامت و عدالت جن کا نظریہ معاد و رجعت سب کچھ اسلام کے خلاف ہے۔ ان سے مذہبی اتحاد کو کبھی مسلمان برداشت نہیں کر سکتے ہیں۔ لیکن بر خود غلط افراد کو اپنی طاقت گویائی پر ناز تھا۔ اپنی زبان پر غرہ تھا۔ انہوں نے علی الاعلان اتحاد شیعہ و سنی کا ڈنکہ بجایا اور تمام مسلمانوں کے علی الرغم جامع عامہ میں یہ کھلے بند کہتے پھرے کہ شیعہ سنی میں کوئی اہم اختلاف نہیں۔ چند فروعی اختلافات ہیں اور بس اسی غلط فہمی و غلط کردگی میں یہانتک حد اعتدال سے تجاوز کر گئے۔ کہ رد شیعہ کرنے والی مقامی جماعتوں سے برملا جنگ شروع کر دی۔ ان جماعتوں پر ادران کے اکابر پر حملے کئے آوازے کسے۔ لیکن پبلک کہ جو حقیقت حال سے واقف تھی۔ وہ بجائے اس کے کہ ان کے دام تزویر میں آتی۔ انہوں نے جتنا ہی دام پھیلانا شروع کیا۔ پبلک اتنا ہی ہٹتی گئی۔ نتیجہ ہم نے نہیں۔ بلکہ خود بزرگان احرار نے محسوس کیا۔ کہ ہمدردی عامہ ان کو نصیب نہ ہو سکی۔ بلکہ جب مدح صحابہ کمیٹی کی کارروائیوں کے خلاف پروپیگنڈا کیا جانے لگا۔ جو اس وقت کا سب سے اہم اور نازک مسئلہ اور مسلمانوں کی عزت و آبرو کا مرحلہ ہے۔ تو رہی سہی ہمدردی بھی جاتی رہی۔ چندہ کیلئے پُر زور اپیلیں ہوئیں۔ ان تھک کوششیں ہوئیں اور کسی سعی ممکن سے دریغ نہ کیا گیا۔ لیکن نتائج کا اظہار بزرگان احرار کے لئے نہایت تلخ و ناگوار ہوا۔

علماء و زعماء کی شرکت

جیسا کہ زیادتی کے ساتھ اکثر علماء کرام کی شرکت کا پروپیگنڈا کیا گیا تھا۔ اس کے بالکل برعکس معاملہ ہوا۔ حضرت حجۃ الاسلام امام اہلسنت مولانا عبد الشکور صاحب فاروقی مدظلہ العالی کی طرف سے تو پہلے ہی اعلان شائع ہو گیا تھا۔ کہ وہ اس کانفرنس میں شرکت نہ فرمائیں گے جس کی زمام صدارت ایک شیعہ فرد کے ہاتھ میں ہو اور درحقیقت اس میں مسلم علماء کی سخت توہین تھی اگر یہ اکابر علماء شریک ہوتے تو کیونکر اس چیز کو برداشت کر سکتے تھے مکہ خطبۂ صدارت میں بنا بر تقیہ مدح صحابہ کے متعلق تو سنیوں کی تائید لیکن بہت دبے ہوئے الفاظ میں کی گئی مگر جبلّی فطرت یا مذہبی سرشت کی بنا پر حضرت علی اور حضرت معاویہؓ کی جنگ کے تذکرے کے وقت مبہم الفاظ میں حضرت معاویہ کے کیرکٹر پر نہایت غلط حملہ کیا گیا۔

ہر کیف ہم ابھی یہ ظاہر کرنا نہیں چاہتے کہ کیوں اکابر علماء نے شرکت نہیں فرمائی لیکن یہ واقعہ ہے کہ امیر الہند حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مہاجر مدنی مدظلہ العالی ایام کانفرنس ہی میں مدح صحابہ ایجیٹیشن کی شہادت کے سلسلہ میں لکھنؤ تشریف لائے لیکن کانفرنس میں شرکت نہ فرمائی حضرت علامہ مفتی کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند دہلی تشریف لائے۔ لیکن کانفرنس میں شرکت نہ فرمائی۔ اسی طرح حضرت مولانا ابوالکلام آزاد مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلماء۔ مولانا محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت بہار مولانا شوکت علی۔ مسٹر محمد علی جناح مولانا ظفر علیخاں مولانا احمد علی لاہوری مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند مولانا محمد اسمٰعیل صاحب سنبھلی ممبر اسمبلی وغیرہ ان تمام مشاہیر علماء و لیڈروں میں سے کسی ایک نے بھی شرکت نہ کی۔ اور حتیٰ کہ مولانا ابوالوفاء صاحب شاہجہانپوری اور مولانا محمد منظور صاحب نعمانی مدیر الفرقان جو جماعت احرار کے سرگرم اراکین ہیں۔ انہوں نے بھی مولانا مظہر علی کی صدارت سے اختلاف کرتے ہوئے اپنی آراء کی عدم شنوائی و پذیرائی کے باعث کانفرنس میں شرکت سے انکار کر کے علیحدہ ہو گئے اس کے بعد انگلیوں پر گنے جانے کے قابل صرف وہی حضرات شریک ہوئے کہ بالفاظ دیگر انہیں کا نام احرار ہے۔ اس کے علاوہ کچھ غیر معروف علماء اضلاع مشرقی سے شریک ہوئے تھے۔ وہ بھی صرف اس لئے کہ اکابر علماء کی تقاریر سے مستفیض ہو سکیں وہ آئے اور اپنی غلط فہمی پر ماتم کر کے واپس گئے

رضاکار اور وقتی اجتماعات

اگرچہ تقریروں میں نہایت ساحرانہ طریقہ سے اس امر پر زور دیا گیا کہ کم از کم پانچسو رضاکار لکھنؤ میں تیار ہو جائیں مگر پبلک کو اتنی ہمدردی کہاں تھی۔ کہ وہ پانچسو رضاکار پیش کرتی۔ بالآخر مجبور ہو کر کانپور امرتسر قادیان سے کچھ رضاکار بلائے گئے جن کی مجموعی تعداد ہماری دانست میں دو سو سے کسی طرح زائد نہ تھی۔ تین دن تک کانفرنس ہوتی رہی۔ ایک لاکھ فرزندان توحید کے اجتماع کا شور تھا لیکن کبھی بیس ہزار سے زائد اجتماع نہ ہو سکا اور یہ بھی اس لئے نہیں کہ لوگوں کو احرار کے طریقہ کار سے دلچسپی و ہمدردی تھی بلکہ صرف اس لئے کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر کچھ عوام میں ایسی دلچسپ متصور ہوتی ہے۔ کہ اس کے سننے کے شوق میں عوام بکثرت شریک ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بروایت اخبار حقیقت کہ اگرچہ تعلیم یافتہ طبقہ نے قطعی اس کانفرنس میں دلچسپی نہ لی۔ لیکن پھر بھی سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر کے شوق میں عوام الناس شریک ہوتے رہے اور عام پبلک کا تو یہ خاص وطیرہ ہے کہ وہ غیر ضروری دلچسپیوں میں ضرور حصہ لیتی ہے۔

ریزولیوشن اور تجاویز

کوئی کانفرنس اس وقت تک مکمل اور کامیاب نہیں سمجھی جاتی۔ جب تک اسمیں تجاویز نہ پیش ہوں اسپر دھواں دھار تقریریں ہوں اور وہ ہنگامی حمایتوں کے ساتھ پاس ہو جائیں چنانچہ یہ کانفرنس تو پراونشل اور وہ بھی پولیٹیکل کانفرنس تھی۔ چنانچہ اس میں بھی اسی قسم کی چند تجاویز پیش ہوئیں۔ اور پاس بھی ہو گئیں۔ کانگریس میں شمولیت پر زور دیا گیا ہم اس مسئلہ پر آئندہ اظہار خیال کرینگے۔

خطبہ صدارت میں بھی جناب صدر نے فرمایا کہ شیعہ سنی جنگ ختم کر کے قادیانیوں کے خلاف نہایت مستحکم محاذ جنگ قائم کیا جائے اس کے علاوہ کانفرنس میں بھی اسی قسم کی ایک تجویز پیش ہوئی جس میں تمام اسلامی اداروں سے یہ اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے حلقۂ کار سے قادیانی عنصر کو خارج کر دیں۔ لیکن ہماری یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ قادیانیت کی اصل و اساس تو تشیع ہے ضرورت تھی کہ مسلم اداروں سے شیعی عنصر کو فنا کر دیا جاتا لیکن اس بوالعجبی کی کوئی انتہا نہیں باقی رہتی کہ تشیع کو تو اپنا رہنما بنا لیا جائے۔ اور قادیانیت کو فنا کرنے کی تجاویز پاس کی جائیں۔ صراحیاں تو حلق میں انڈیلی جائیں اور چھوٹے چھوٹے جام و ساغر اور سبو چھپائے گلی توڑ دئے جائیں

بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

ہمارے خیال میں تو سر وزیر حسن شیعہ۔ سر ظفر اللہ خاں قادیانی سے پرانے آدمی ہیں۔ احرار کو از سر نو اس مسئلہ پر غور کرنا چاہیئے۔

یہ تھی احرار کانفرنس کی مختصر روداد کہ جسکو مختصر سے مختصر لفظوں میں یوں ہی کہا جا سکتا ہے

نشستند و گفتند و برخاستند

سعی لاحاصل

کیا بزرگان احرار اب بھی اسپر غور کرنے کی زحمت گوارا فرمائیں گے۔ کہ اس سعی لاحاصل کا کیا نتیجہ رہا مسلمانوں کی گاڑھی کمائی لے کر غیر ضروری جلوس اور پھر جلوس میں ہندوانہ رسم کی تقلید کرتے ہوئے بینڈ باجے بجا کر جو روپیہ برباد کیا گیا کیا قوم اسی طریقہ کار سے زندہ ہو سکتی ہے۔ کیا بزرگان احرار کانفرنس [illegible] حاصل کر سکتے ہیں۔ ایسا کیوں ہوا اور کیا یہی صورت جو احرار نے اختیار کر رکھی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور پھر آبپاشی اور گوڈی وغیرہ بروقت اور صحیح اصول کے ماتحت عمل میں لائی جائے غرضکہ بیج بونے سے لیکر فصل کے کاٹنے تک ترقی یافتہ طریقوں پر عمل پیرا ہوکر پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے

دیہات کی عام اصلاح

محکمہ اصلاح دیہات کا کام دیہات کی حالت سنوارنے کے متعلق سب سے نمایاں اور مفید نظر آتا ہے کسان کے اس وہم کو کہ جو کچھ ہوتا ہے۔ قدرت کیطرف سے ہوتا ہے۔ انسان کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ اسکے دل سے نکالا جا رہا ہے۔ اور وہ سمجھ رہا ہے۔ کہ رسم ورواج کی جکڑ بندیوں سے آزادی حاصل کرنا۔ کھیتی باڑی کے کام کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینا۔ تعلیم کی طرف پوری توجہ کرنا مفید نتائج پیدا کرتا ہے۔ قوم کی عورتوں کو ظاہری آرائشوں کی بجائے زیور علم واخلاق سے آراستہ کرنا ضروری ہے

روشنی اور صفائی

دیہات کے رہائشی مکانات میں ہوا۔ روشنی اور صفائی کا کافی انتظام ہونا چاہیئے۔

دیہاتی لب اوقات محنت کے صرف سرمایہ کے خرچ اور قواعد کی واقفیت کے باوجود صفائی کے اصول پر کاربند نہ ہونے کیوجہ سے سخت نقصان اٹھاتے ہیں۔ ہوادار اور روشن مکانوں میں رہائش رکھنے سے صحت اچھی رہتی ہے۔ بچے توانا تندرست اور ذہین ہوتے ہیں۔ صاف اور تازہ ہوا کی اعلیٰ خوراک کی نسبت زیادہ ضرورت ہے۔ سوتے وقت بھی تازہ ہوا کی ایسی ہی ضرورت ہے۔ جیسی کہ جاگتے وقت دیہات کے گلی کوچوں میں کوڑا کرکٹ اور گلی سڑی چیزوں کے ڈھیر پڑے رہتے ہیں یہ گندگی حیوانوں اور انسانوں سب کیلئے مہلک ہوتی ہے۔ دیہاتیوں کو یہ بات ذہن نشین کرلینی چاہیئے۔ کہ کوڑا کرکٹ کھیت میں سونا اور گاؤں میں زہر ہے۔ اگر اسکو حفاظت کے صحیح طریق پر جمع کیا جائے اور کھیت کی زرخیزی بڑھانے کیلئے استعمال کیا جائے تو یقینی طور پر فائدہ کی صورت پیدا ہوگی

حکومت پنجاب نے دیہات کی اصلاح کی طرف ایک نیا قدم اٹھایا ہے۔ پنجاب کے ستر اسی گریجوایٹوں یعنی بی۔ اے پاس نوجوانوں کو دو دو مربعے بطور عطیہ دئے ہیں تاکہ یہ پڑھے لکھے لوگ۔ دیہات میں جاکر زراعت کو اپنا ذریعہ معاش بنائیں۔ امید ہے۔ کہ زمینداروں کے لئے یہ نوجوان اعلیٰ اور مفید مثال ثابت ہونگے۔

احرار پر مسلمانان لکھنؤ کیطرف سے پھٹکار

احرار کانفرنس لکھنؤ جس کا صدر مسٹر مظہر علی کو اس لئے بنایا گیا تھا۔ کہ لکھنؤ کے شیعہ بھی احرار کے حامی و مددگار بن جائیں۔ اس کے متعلق ایک شیعہ اخبار نے جو کچھ لکھا اور مسٹر مظہر علی کی جو گت بنائی ہے۔ وہ گزشتہ پرچہ میں درج کی جاچکی ہے۔ ذیل میں لکھنؤ کے اخبار "النجم" سے جو سنی مسلمانوں کا اخبار ہے۔ ایک مضمون درج کیا جاتا ہے۔ جس سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ سنی مسلمان بھی احرار کو نہایت ہی نفرت وحقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ گویا احرار پر ہر طرف سے لعنت و پھٹکار پڑ رہی ہے۔

اخبار "النجم" (۲۳ اپریل) کا مضمون پیش کرتے ہوئے یہ بتا دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ چونکہ اخبار مذکورہ جماعت احمدیہ کا سخت مخالف ہے۔ چنانچہ اس مضمون میں بھی وہ خواہ مخواہ کی نیش زنی سے باز نہیں رہ سکا۔ اس لئے احرار اس کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ "مرزائی" ہے۔ یا "مرزائیوں کا حامی" ہے۔ اس لئے اس کی کوئی بات قابل توجہ نہیں۔ اس کی بجائے یہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ "النجم" نے بارہا احرار کی بے حد مدد کی۔ لیکن آخر اس پر بھی حقیقت کھل گئی۔

اخبار مذکور لکھتا ہے

احرار پولٹیکل کانفرنس کے انعقاد کی اول اول خبر ہم کو ایک پوسٹر کے ذریعہ سے ہوئی۔ جس میں یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ اپریل کی ۱۷، ۱۸، ۱۹ تاریخوں میں احرار کی عظیم الشان کانفرنس ہونے والی ہے۔ جس میں پورے صوبہ کی نمائندگی ہوگی۔ اور ایک لاکھ فرزندان توحید کا اجتماع ہوگا۔ بطل جلیل قائد کبیر حضرت مولانا الحاج سید مظہر علی اظہر صاحب ایم۔ ایل اے کی صدارت میں ہندوستان کے جلیل القدر علماء اور فقید المثل زعماء کا اجتماع لکھنؤ کی تاریخ میں بے نظیر ہوگا۔ علماء کرام کی فہرست اور لیڈروں کی لسٹ میں حضرت امیر الہند مولانا سید حسین احمد صاحب مہاجر مدنی مفتی اعظم مولانا محمد کفایت اللہ صدر جمعیۃ علمائے ہند دہلی۔ حضرت امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد۔ حضرت امام اہلسنت حجۃ الاسلام مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی۔ اور مسٹر محمد علی جناح۔ مولانا شوکت علی وغیرہ کے اسماء گرامی خصوصیت کے ساتھ درج تھے۔ یہ پوسٹر لکھنؤ کی در و دیوار پر تاایں دم چسپاں نظر آتا ہے۔

انعقاد کانفرنس کی تیاریاں بڑے اعلیٰ پیمانے پر کی جانے لگیں۔ صوبہ کے اکثر اضلاع میں احرار کے وفود روانہ کئے گئے۔ مقامی طور پر محلہ وار جلسوں کی بھرمار کردی گئی۔ اخبارات کے ذریعہ کافی پروپیگنڈا کیا گیا۔ جب بالکل قریب ایام آگئے۔ تو ہندوستان کے سب سے بڑے سحر بیان خطیب تشریف لائے۔ اور ان کی مسلسل تقریریں ہوئیں۔ اور خصوصی وعمومی مستقل اور ہنگامی ہر قسم کے چندے کئے گئے پھر پنڈال بھی نہایت شاندار قسم کا تیار کیا گیا۔ رضاکار بھی تقریباً دوسو موجود تھے۔ کانفرنس ہوئی۔ خطبۂ صدارت پڑھا گیا۔ دھواں دھار تقریریں ہوئیں۔ تجاویز اور ریزولیوشن پیش ہوئے اور پاس ہوئے اور اس طرح جیسی مسلمانوں کی کانفرنس ہونی چاہیئے۔ ہوئی۔ اور بخیر وخوبی ختم ہوئی۔

واقعات وحقائق

جن لوگوں کی نظر سے وہ پوسٹر گذرا ہے۔ جس کا سطور بالا میں تذکرہ کیا گیا۔ یا جن لوگوں کو کانفرنس کے پروپیگنڈا کی نوعیت کا علم ہے۔ وہ انعقاد کانفرنس کے بعد سخت حیرت واستعجاب میں مبتلا ہیں کہ بار الٰہا کیا کچھ ہونے والا تھا۔ اور کیا کچھ ہوا؟ فضا یک بیک مکدر ہوئی آسمان پر پہلے کچھ ابر کے آوارہ ٹکڑے دوڑتے پھرتے نظر آتے تھے پھر چاروں طرف سے یکایک گھٹائیں امڈ آئیں۔ اور چشم زدن میں سارا مطلع تاریک ہوگیا۔ برق کی چمک بادلوں کی گرج بجلیوں کی کڑک سے گمان ہو رہا تھا۔ کہ آج آسمان کے دہانے کھل جائیں گے۔ اور وہ موسلا دھار بارش ہوگی۔ کہ خلقت الامان الامان پکار اٹھیگی۔ ندیاں ابل پڑیں گی۔ دریاؤں میں ہیجان اور سمندروں میں طوفان برپا ہو جائے گا۔ لیکن قدرت کی ستم ظریفیوں کو کیا کہا جائے۔ کہ کچھ خفیف سا ترشح ہوا بادل چھٹ گئے چرخ نیلگوں دھلی ہوئی چادر کی طرح نکھر کر صاف ہوگیا۔ البتہ اس تھوڑے سے ترشح سے یہ ضرور ہوا۔ کہ آب و خاک کی آمیزش نے ناخوشگوار صورت حال پیدا کردی اور راستے خراب ہوگئے

وفود کی کارگذاریاں

جو وفد کہ غیر اضلاع میں احرار کانفرنس کے پروپیگنڈے کے لئے گیا۔ اس نے حتی المقدور کوشش کی کہ احرار کا پورے صوبہ میں سکہ جم جائے لیکن وفد ایسے ناعاقبت اندیش افراد پر مشتمل تھا کہ جن سے خود جماعت احرار کے مقاصد نیز عام مسلمانوں کو بھی نقصان پہنچا۔ یہ حضرات جہاں بھی تشریف لے گئے وہاں مسلمانوں میں افتراق انگیزی کے بیج بوئے مقامی جماعتوں کو آپس میں لڑا کر چندہ کی فکر کی اور اسی سلسلہ میں یہ نازیبا حرکت تقریباً ہر جگہ روا رکھی گئی۔ کہ وہاں کے علماء اور صلحاء پر نہایت سوقیانہ حملے اور علی الاعلان حملے کئے گئے تقریروں اور لکچروں میں شرفا کی پگڑیاں اچھالی گئیں چنانچہ فیض آباد سے بھی ہم کو اسی قسم کی اطلاعات موصول ہوئیں جن کو تفصیل درکار ہو۔ وہ اخبار آئینہ فیض آباد اوائل اپریل کی تاریخوں کی ملاحظہ فرمائیں۔ مئو ضلع اعظم گڑھ میں بھی یہی صورت اختیار کی گئی۔ کہ وہاں کی جماعتوں کو باہم گردست وگریبان کردیا گیا۔ مسلمانوں میں پھوٹ ڈلوائی۔ اگرچہ شاہ بخاری کو اس کی تلافی کرنی پڑی لیکن وہ تلافی بھی ناکافی رہی مبارک پور۔ غازی پور۔ جونپور۔ بریلی وغیرہ میں ایسی ہی نامعقول حرکتیں کی گئیں۔ جس سے لوگ جماعت احرار سے بدظن ہوگئے۔ یہ تو اس وفد کا زرین

155

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کارنامہ تھا۔ جو قوم کے روپیہ سے قوم کا روپیہ وصول کرنے کی غرض سے نکلا تھا۔

لکھنؤ میں کیا ہوا؟

یہاں مقامی طور پر کارکنان کا رویہ بھی کچھ مفید و خوشگوار نہ رہا۔ جیسا کہ گذشتہ مقالہ افتتاحیہ میں بتایا جا چکا ہے۔ کہ یہاں اقتدار کیلئے جنگ شروع کر دی گئی اور وہی غیر ذمہ دارانہ کارروائیاں عمل میں لائی گئیں جو اراکین وفد کا شعار تھا۔ بار بار تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ سے بتایا جا چکا تھا کہ لکھنؤ کے اندر شیعہ سنی اتحاد کی دعوت احرار کے حق میں فضا کو ناساز گار بنا دیگی۔ کیونکہ لکھنؤ کے دماغ میں نبیس برس سے یہ بات پتھر کی لکیر کی طرح منقش ہے کہ تشیع کو اسلام سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ جو بعد و تفاوت آسمان و زمین میں ہے مشرق و مغرب میں ہے۔ نور و ظلمت میں ہے۔ حق و باطل میں ہے کفر و اسلام میں ہے وہی بعد تشیع اور اسلام میں ہے جس طرح کہ قادیانیت جسم اسلام کا کوئی عضو نہیں ہے۔ ٹھیک اسی طرح تشیع شجر اسلام کی کوئی شاخ نہیں ہے۔ بلکہ وہ علیحدہ مستقل مذہب ہے جس کا خدا جس کے ایک درجن سے زائد رسول جن کا قرآن جن کی احادیث جن کا عقیدۂ امامت و عدالت جن کا نظریہ معاد و رجعت سب کچھ اسلام کے خلاف ہے۔ ان سے مذہبی اتحاد کو کبھی مسلمان برداشت نہیں کر سکتے ہیں۔ لیکن بر خود غلط افراد کو اپنی طاقت گویائی پر ناز تھا۔ اپنی زبان پر غرہ تھا۔ انہوں نے علی الاعلان اتحاد شیعہ و سنی کا ڈنکہ بجایا اور تمام مسلمانوں کے علی الرغم جامع عامہ میں یہ کھلے بندوں کہتے پھرے کہ شیعہ سنی میں کوئی اہم اختلاف نہیں۔ چند فروعی اختلافات ہیں اور بس اسی غلط فہمی و غلط کردگی میں یہانتک حد اعتدال سے تجاوز کر گئے۔ کہ رد شیعہ کرنے والی مقامی جماعتوں سے برملا جنگ شروع کر دی۔ ان جماعتوں پر اور ان کے اکابر پر حملے کئے آوازے کسے۔ لیکن پبلک کہ جو حقیقت حال سے واقف تھی۔ وہ بجائے اس کے کہ ان کے دام تزویر میں آتی۔ انہوں نے جتنا ہی دام پھیلانا شروع کیا پبلک اتنا ہی ہٹتی گئی۔ نتیجہ ہم نے نہیں۔ بلکہ خود بزرگان احرار نے محسوس کیا کہ ہمدردی عامہ ان کو نصیب نہ ہو سکی۔ بلکہ جب مدح صحابہ کمیٹی کی کارروائیوں کے خلاف پروپیگنڈا کیا جانے لگا۔ جو اس وقت کا سب سے اہم اور نازک مسئلہ اور مسلمانوں کی عزت و آبرو کا مرحلہ ہے۔ تو رہی سہی ہمدردی بھی جاتی رہی۔ چندہ کیلئے پُرزور اپیلیں ہوئیں۔ ان تھک کوششیں ہوئیں اور کسی سعی ممکن سے دریغ نہ کیا گیا۔ لیکن نتائج کا اظہار بزرگان احرار کے لئے نہایت تلخ و ناگوار ہوا۔

علماء و زعماء کی شرکت

جیسا کہ زیادتی کے ساتھ اکثر علماء کرام کی شرکت کا پروپیگنڈا کیا گیا تھا۔ اس کے بالکل برعکس معاملہ ہوا۔ حضرت حجۃ الاسلام امام اہلسنت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی مدظلہ العالی کی طرف سے تو پہلے ہی اعلان شائع ہو گیا تھا۔ کہ وہ اس کانفرنس میں شرکت نہ فرمائیں گے جس کی زمام صدارت ایک شیعہ فرد کے ہاتھ میں ہو اور درحقیقت اس میں مسلم علماء کی سخت توہین تھی اگر یہ اکابر علماء شریک ہوتے تو کیونکر اس چیز کو برداشت کر سکتے تھے۔ کہ خطبۂ صدارت میں بنا بر تقیہ مدح صحابہ کے متعلق تو سنیوں کی تائید لیکن بہت دبے ہوئے الفاظ میں کی گئی۔ مگر جبلّی فطرت یا مذہبی سرشت کی بنا پر حضرت علی اور حضرت معاویہؓ کی جنگ کے تذکرے کے وقت مبہم الفاظ میں حضرت معاویہ کے کیرکٹر پر نہایت غلط حملہ کیا گیا۔

ہر کیف ہم ابھی یہ ظاہر کرنا نہیں چاہتے کہ کیوں اکابر علماء نے شرکت نہیں فرمائی لیکن یہ واقعہ ہے کہ امیر الہند حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مہاجر مدنی مدظلہ العالی ایام کانفرنس ہی میں مدح صحابہ کمیشن کی شہادت کے سلسلہ میں لکھنؤ تشریف لائے لیکن کانفرنس میں شرکت نہ فرمائی حضرت علامہ مفتی کفایت اللہ صاحب صدر جمعیتہ علمائے ہند دہلی تشریف لائے۔ لیکن کانفرنس میں شرکت نہ فرمائی۔ اسی طرح حضرت مولانا ابوالکلام آزاد مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیتہ العلماء۔ مولانا محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت بہار مولانا شوکت علی۔ مسٹر محمد علی جناح مولانا ظفر علیخاں مولانا احمد علی لاہوری مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند مولانا محمد اسمٰعیل صاحب سنبھلی ممبر اسمبلی وغیرہ ان تمام مشاہیر علماء و لیڈروں میں سے کسی ایک نے بھی شرکت نہ کی۔ اور حتیٰ کہ مولانا ابوالوفاء صاحب شاہجہانپوری اور مولانا محمد منظور صاحب نعمانی مدیر الفرقان جو جماعت احرار کے سرگرم اراکین ہیں۔ انہوں نے بھی مولانا مظہر علی کی صدارت سے اختلاف کرتے ہوئے اپنی آراء کی عدم شنوائی و پذیرائی کے باعث کانفرنس میں شرکت سے انکار کر کے علیحدہ ہو گئے اس کے بعد انگلیوں پر گننے جانے کے قابل صرف وہی حضرات شریک ہوئے کہ بالفاظ دیگر انہیں کا نام احرار ہے۔ اس کے علاوہ کچھ غیر معروف علماء اضلاع مشرقی سے شریک ہوئے تھے۔ وہ بھی صرف اس لئے کہ اکابر علماء کی تقاریر سے مستفیض ہو سکیں وہ آئے اور اپنی غلط فہمی پر ماتم کر کے واپس گئے

رضاکار اور وقتی اجتماعات

اگرچہ تقریروں میں نہایت ساحرانہ طریقہ سے اس امر پر زور دیا گیا کہ کم از کم پانچسو رضاکار لکھنؤ میں تیار ہو جائیں مگر پبلک کو اتنی ہمدردی کہاں تھی۔ کہ وہ پانچسو رضاکار پیش کرتی۔ بالآخر مجبور ہو کر کانپور امرتسر قادیان سے کچھ رضاکار بلائے گئے جن کی مجموعی تعداد ہماری دانست میں دو سو سے کسی طرح زائد نہ تھی۔ تین دن تک کانفرنس ہوتی رہی۔ ایک لاکھ فرزندان توحید کے اجتماع کا شور تھا لیکن کبھی بیس ہزار سے زائد اجتماع نہ ہو سکا اور یہ بھی اس لئے نہیں کہ لوگوں کو احرار کے طریقہ کار سے دلچسپی و ہمدردی تھی بلکہ صرف اس لئے کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر کچھ عوام میں ایسی دلچسپ متصور ہوتی ہے۔ کہ اس کے سننے کے شوق میں عوام بکثرت شریک ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بروایت اخبار حقیقت کہ اگرچہ تعلیم یافتہ طبقہ نے قطعی اس کانفرنس میں دلچسپی نہ لی۔ لیکن پھر بھی سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر کے شوق میں عوام الناس شریک ہوئے اور عام پبلک کا تو یہ خاص وطیرہ ہے کہ وہ غیر ضروری دلچسپیوں میں ضرور حصہ لیتی ہے۔

ریزولیوشن اور تجاویز

کوئی کانفرنس اس وقت تک مکمل اور کامیاب نہیں سمجھی جاتی۔ جب تک اسمیں تجاویز نہ پیش ہوں اسپر دھواں دھار تقریریں نہ ہوں اور وہ ہنگامی حمایتوں کے ساتھ پاس نہ ہو جائیں چنانچہ یہ کانفرنس تو بر ادنٹل اور وہ بھی پولیٹیکل کانفرنس تھی۔ چنانچہ اس میں بھی اسی قسم کی چند تجاویز پیش ہوئیں۔ اور پاس بھی ہو گئیں۔ کانگریس میں شمولیت پر زور دیا گیا ہم اس مسئلہ پر آئندہ اظہار خیال کرینگے۔

خطبہ صدارت میں بھی جناب صدر نے فرمایا کہ شیعہ سنی جنگ ختم کر کے قادیانیوں کے خلاف نہایت مستحکم محاذ جنگ قائم کیا جائے اس کے علاوہ کانفرنس میں بھی اسی قسم کی ایک تجویز پیش ہوئی جس میں تمام اسلامی اداروں سے یہ اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے حلقۂ کار سے قادیانی عنصر کو خارج کر دیں۔ لیکن ہماری یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ قادیانیت کی اصل و اساس تو تشیع ہے ضرورت تھی کہ مسلم اداروں سے شیعی عنصر کو فنا کر دیا جاتا لیکن اس بوالعجبی کی کوئی انتہا نہیں باقی رہتی کہ تشیع کو تو اپنا رہنما بنا لیا جائے۔ اور قادیانیت کو فنا کرنے کی تجاویز پاس کی جائیں۔ صراحیاں تو حلق میں انڈیلی جائیں اور چھوٹے چھوٹے جام و ساغر اور سبو چھائے گلی توڑ دئے جائیں

بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

ہمارے خیال میں تو سر وزیر حسن شیعہ۔ سر ظفر اللہ خاں قادیانی سے پرانے آدمی ہیں۔ احرار کو از سر نو اس مسئلہ پر غور کرنا چاہیئے۔ یہ تھی احرار کانفرنس کی مختصر روداد کہ جسکو مختصر سے مختصر لفظوں میں یوں ہی کہا جا سکتا ہے

نشستند و گفتند و برخاستند

سعی لاحاصل

کیا بزرگان احرار اب بھی اسپر غور کرنے کی زحمت گوارا فرمائیں گے۔ کہ اس سعی لاحاصل کا کیا نتیجہ رہا مسلمانوں کی گاڑھی کمائی لے کر غیر ضروری جلوس اور پھر جلوس میں ہندوانہ رسم کی تقلید کرتے ہوئے بینڈ باجے بجا کر جو روپیہ برباد کیا گیا کیا قوم اسی طریقہ کار سے زندہ ہو سکتی ہے۔ کیا بزرگان احرار کانفرنس [illegible] حاصل کر سکتے ہیں۔ ایسا کیوں ہوا اور کیا یہی صورت جو احرار نے اختیار کر رکھی ہے۔

چوہدری حسین علی سابق مجسٹریٹ بٹالہ کے خلاف مقدمہ کی سماعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ صالح محمد سب انسپکٹر کی شہادت

۲۴ راپریل کو خان صاحب چوہدری حسین علی مجسٹریٹ درجہ اول و شیخ صالح محمد سب انسپکٹر تھانہ نئی انارکلی کے خلاف رائے بہادر لالہ رام سرن داس کی طرف سے دائر کردہ گیارہ ہزار روپیہ کے ہرجانہ کا دعویٰ مزید سماعت کے لئے مسٹر ملکھراج بھاٹیہ سب جج درجہ اول لاہور کی عدالت میں پیش ہوا۔ مدعی کی طرف سے لالہ شام لال ایم۔ ایل اے مدعا علیہم کی طرف سے رائے بہادر پنڈت بوالاپرشاد سرکاری وکیل پیش ہوئے دعویٰ بٹالہ میں ایک ٹریفک کیس میں رائے بہادر رام سرن داس کے وارنٹ جاری کرنے کی بنا پر کیا گیا ہے۔

سب انسپکٹر کی شہادت

شیخ صالح محمد سب انسپکٹر پولیس نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ ۱۹۳۴ء مارچ میں میں حدود پولیس سٹیشن بٹالہ کا انچارج تھا۔ ۱۰ مارچ کو میں نے موٹر لاریاں بٹالہ کے مقام پر چیک کی تھیں۔ میں نے یہ چیکنگ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے حکم سے کیا۔ میں نے ساٹھ ستر لاریاں اور آٹھ دس موٹر کاریں چیک کی ہونگی۔ میرا خیال ہے۔ کہ کار متعلقہ ۲۱۲ تین بجے کے قریب گورداسپور کی طرف سے آئی میں سڑک کے درمیان ڈیوٹی پر اپنی پوری وردی میں کھڑا تھا۔ دو کانسٹیبل میرے ساتھ تھے میں نے کار کو کھڑا کرنیکا اشارہ کیا۔ کار کھڑی نہیں ہوئی بلکہ ٹھیک طرف سے گذر گئی۔ میں نے کار پر کوئی چیکنگ لیبل نہیں دیکھا کار میں تین چار آدمی تھے میں نے ڈرائیور کو دیکھا۔ میں نے کار نمبر ۳۱۲ کے متعلق رپورٹ کی۔ میں نے اس کے مالک کے متعلق کوئی تحقیقات نہیں کی مجھے یہی خیال تھا کہ مالک ہی اس موٹر کار کو چلا رہا ہے اور میں نے ڈرائیور کو طلب کیا تھا تاکہ اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔ اور اس سے پہلے تحقیقات

بھی کر لی جائے۔ ۱۷ راپریل کے بعد یہ کاغذات میں نے دفتر صدر میں بھیج دیئے تھے۔ خان صاحب چوہدری حسین علی سے پہلے وہاں سردار غلام حسین مجسٹریٹ تھے۔ مجھے معلوم نہیں کہ سردار غلام حسین نے اس کیس میں سمن جاری کئے یا نہیں ۸ رجون کو خان صاحب چوہدری حسین علی نے اس ٹریفک کیس میں دو سو روپیہ کے ضمانتی وارنٹ رائے بہادر رام سرنداس کے خلاف وارنٹ جاری کئے مدعا علیہ نمبر ۱ کے بٹالہ میں مجسٹریٹ مقرر ہونے سے پہلے میں انہیں بالکل نہیں جانتا تھا۔ جب مدعا علیہ نمبر ۱ کی عدالت میں مسٹر رتن لال چاولہ نے یہ درخواست دی تھی۔ کہ مدعی کو حاضری سے معاف کیا جائے۔ میں اس وقت حاضر نہیں تھا۔ ۲۶ رجون کو میری شہادت اس مقدمہ میں ہوئی۔

اس وقت اس کیس میں ملزم نتھو رام ڈرائیور تھا۔ مسٹر رتن لال چاولہ ایڈووکیٹ نے مجھ پر اس دن جرح کی تھی۔ اور اس مقدمہ میں بھی مدعی کی طرف سے پیش ہیں۔

۱۷ راپریل کو میری رپورٹ کے بعد مجھے یہ خیال تھا۔ کہ کاغذات داخل کر دیئے گئے ہیں۔ مجھے یہ علم نہیں تھا کہ رائے بہادر لالہ رام سرن داس کے خلاف بھی کارروائی ہو رہی ہے یا نہیں نتھو رام بری ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں بیان دیا کہ رائے بہادر لالہ رام سرنداس اس موٹر کار میں سوار نہیں تھے جب کہ میں نے اس کار کو ٹھہرایا تھا۔ میں ۳ دسمبر کو بٹالہ سے لاہور تبدیل ہو گیا۔ اور ۸ دسمبر ۔۔۔۔۔۔ انچارج ہوا۔

لالہ شام لال۔ یہ سوال غیر متعلق ہے سرکاری وکیل۔ میں یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ رائے بہادر کی کوٹھی اور کارخانہ گواہ کے علاقہ میں ہیں۔ لیکن اتنے سال سے اس کے رویہ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ گواہ کا رویہ اچھا رہا ہے۔ حالانکہ اس کیس میں یہ الزام لگایا ہے۔ کہ دونوں مدعا علیہم نے مدعی کے خلاف سازش کی تھی۔

عدالت:۔ اس امر پر میرا فیصلہ یہ ہے۔ کہ اس واقعہ سے پہلے مدعا علیہ کا رویہ متعلقہ امر ہو سکتا ہے۔ لیکن واقعہ کے بعد کے رویہ کا سوال غیر متعلق ہے۔

بجواب جرح مزید کہا۔ کہ میں نے ٹریفک کے متعلق سپیشل ٹریننگ نہیں لی۔ اور نہ ہی ٹریننگ کے لئے ٹریفک کے خاص قواعد پڑھے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ کار کو کھڑا کرنے کے اشارہ کے بعد وسل بجا کر کھڑا کرانا ضروری ہے۔

کار ایک سو گز کے فاصلہ پر گذر چکی تھی کار جب سامنے سے آئی۔ میں نے اس کا نمبر دیکھ لیا۔ میں نے کئی لاریاں دیکھیں جن پر چیک کا لیبل لگا ہوا تھا۔

مجھے یقین تھا۔ کہ ۱۰ رمارچ کو کار کا مالک خود کار چلا رہا تھا۔ میں نے جو یہ اپنی رپورٹ میں لکھا۔ کہ کار نمبر ۲۱۲ کے خلاف کارروائی کی جائے اور ۴ر اپریل کو میری رائے ہوئی۔ کہ موٹر ڈرائیور نتھو رام کے خلاف ایکشن لیا جائے۔ اس کے متعلق میں کوئی جواب نہیں دے سکتا۔

عام طور پر مقدمہ کے متعلق میری پوزیشن موٹر ڈرائیور کے خلاف رہی ہے۔ مالک کار کے خلاف نہیں رہی مدعا علیہ نمبر ۱ کا بیان ختم ہونے کے بعد کارروائی ملتوی ہوئی۔

ڈیرہ غازیخاں کی جماعتوں کو اطلاع

مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی تبلیغی دورہ پر لاہور سے ڈیرہ غازی خان بھجوائے گئے ہیں۔ اس علاقہ کی جماعتوں کو انکی موجودگی وخدمات سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت ملک خورشید الحق خانصاحب سب جج بہادر درجہ اول ترنتارن

دعویٰ دیوانی ۳۰ء

بھگت سنگھ ولد سنت سنگھ راجپوت مدکدہ تحصیل ترن تارن

بنام بندی ولد دیرو تیلی۔ جوہل ڈھائر دالہ تحصیل ترنتارن

دعویٰ ۸۵/-

بنام بندی ولد دیرو ساکن جوہل ڈھائر دالہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیٰ بندی مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام بندی مذکور جاری کیا جاتا کہ اگر بندی مذکور تاریخ ۲۵ کو بمقام ترنتارن حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲۳ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے ۔۔۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

156

انجمن ہائے احمدیہ صوبہ یو۔پی کو اطلاع

خان بہادر مولوی غلام محمد خان صاحب گورنمنٹ پنشنر حال مہاجر قادیان صوبۂ یو۔پی میں تشریف لا رہے ہیں۔ وہ نظارت بیت المال کی طرف سے بطور نمائندہ بعض انجمنوں کا معائنہ فرمائیں گے۔ احباب اور عہدہ داران جماعت یو پی سے درخواست ہے کہ وہ جس انجمن میں معائنہ کے لئے تشریف لے جائیں۔ اُن کے کام میں تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

ایک کارکن کی ضرورت

نظارت بیت المال میں ایک ایسے کارکن کی ضرورت ہے جو سرکاری دفاتر کا تجربہ رکھتا ہو۔ انگریزی کا علم رکھنے کے علاوہ اردو میں خط وکتابت کر سکتا ہو۔ اور اردو نویسی کی اچھی مہارت رکھتا ہو۔ الاؤنس ۳۰ روپے ماہوار تک دیا جاسکیگا خواہشمند احباب فوراً اپنی درخواستیں بھیجیں۔ ناظر بیت المال۔

ضلع جالندھر و ہوشیارپور میں اراضیات نیلام ہوتی ہیں

نمبران خسرہ ۳۱۱/۷ ، ۳۲۹/۱۲ کل رقبہ ۹۹ کنال واقعہ موضع راہوں تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر جو صدر انجمن احمدیہ کی مملوکہ و مقبوضہ قابل فروخت ہے۔ یہ رقبہ موقعہ پر ۳۰ اپریل ۱۹۳۷ء کو بروز جمعہ اور ۳۱ کنال اراضی زرعی و ایک سکنی رقبہ جو موضع ... ضلع ہوشیارپور میں صدر انجمن کی مملوکہ و مقبوضہ ہے۔ اور یا موقعہ ہے ۲ مئی ۱۹۳۷ء کو بروز اتوار موقعہ پر منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان نیلام کریں گے۔ بولی ختم ہونے پر ۱/۴ حصہ زر نیلام فوراً وصول کر لیا جائے گا۔ اور بقیہ ۳/۴ زر ثمن صدر انجمن احمدیہ قادیان سے منظوری حاصل ہونے پر وصول کر کے داخل خارج کرا دیا جائیگا۔ ارد گرد کے احمدی دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ مہربانی فرما کر اپنے اپنے علاقہ میں پروپیگنڈا کر کے زیادہ سے زیادہ خریدار پیدا کرنے کی پرزور کوشش فرما کر ممنون فرمائیں
ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

نہایت ارزاں قیمتوں میں تین دوائیں

موٹاپا دور ۱؎ بلا فاقہ کشی و پرہیز وبلا ضرر روزانہ (۶ اونس) پندرہ تولہ وزن کم کرتا ہے۔ عورتوں کے بعد از ولادت بڑھے ہوئے پیٹ کو اصلی حالت پر لاتا ہے قیمت مکمل ایک ماہ کے لئے پانچ روپے محصول

حب نوازی ۲؎ عورتوں کی جملہ امراض رحم بے قاعدگی حیض درد سر۔ درد کمر۔ رحم سے سفید رطوبت کا آنا ڈھیلا پڑ جانا۔ خون کی کمی ہسٹیریا وغیرہ کے لئے ازحد ثابت ہوچکا ہے۔ قیمت ایک ماہ کے لئے ۶۶ گولی مع ورق ایک روپیہ محصول ۶؍

مفرح نوازی ۳؎ نہایت بیش قیمت ادویہ کا مرکب خوش ذائقہ خون صالح پیدا کرنے والا بدن چست۔ طبیعت خوش۔ حافظہ تیز کرنے والا۔ ودماغ و دیگر اعضائے رئیسہ خوراک ۴ ماشہ ہر ۲ روز کی قیمت ایک روپیہ محصول ڈاک ۶؍

ملنے کا پتہ
احمدیہ مطب نوازی کھرڑ ضلع انبالہ حکیم سید محمد گلزار احمد چار تمغے یافتہ

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھیے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یو۔پی وصوبہ سرحد کے ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں دن بدن بڑھتی جارہی ہے اور بہترین درسگاہ سکول فار الیکٹریشنز۔ لدھیانہ ہے جو گورنمنٹ رنگینا ہیڈ ڈیڈ ہے ایڈیٹر ہی کی تربیت اور ہر مذہب وملت کے طلباء کیلئے یہ سکول کھلا ہے۔ گورنمنٹ سے مالی امداد دینے پر سکول کمیٹی نے فیس میں ایک تہائی کی رعایت کر دی ہے۔ جو ماہوار لی جاتی ہے۔ پراسپکس مفت (مینیجر)

مخزن نعمت

پانچواں ایڈیشن

لذیذ کھانے کباب بسکٹ مٹھائیاں

قیمت ۱ روپیہ ۸ آنہ بلا جلد

کتاب "مخزن نعمت" میں ہر قسم کے ماکولات مثلاً ہر قسم کے سالن ہر طرح کی سبزیاں شب دیگ۔ قسم قسم کے پلاؤ زردہ متنجن بریانی دو پیازے۔ قسم قسم کے کباب بھرے والیں۔ مچھلی۔ بڑے وغیرہ انواع واقسام کے مقوی حلوے کئی قسم کی کھیریں اور کھچڑیاں سویاں پڈنگ قسم قسم کے نان پراٹھے۔ دو بڑ پوری۔ بتلمہ باقرخانی طرح طرح کی خستہ اور لذیذ مٹھائیاں۔ مثلاً بالوشاہی جلیبی شکرپارے۔ کھجور گلاب جامن۔ قسم قسم کے لڈو۔ گل گلے۔ پیڑے۔ برفی۔ قلاقندی۔ ریوڑی۔ گزک رس گلے۔ الائچی دانے۔ اکبریاں اندرسہ وغیرہ اور انواع واقسام کے مفرح اور خوش ذائقہ شربت مثل بادام سیب انار۔ خشخاش شہتوت لیموں۔ صندل۔ بنفشہ عناب سکنجبین تیار کرنے کی ترکیبیں درج کی ہیں۔ ہر قسم کے اچار اور ہر طرح کے مربے تیار کرنا نیز بگڑے ہوئے کھانوں کو درست کر لینا مچھلی کا کانٹا گلانیکی ترکیب تازہ اور باسی دودھ کی پہچان گندے انڈوں کی شناخت مکھن گھی اور پنیر کے متعلق ہدایات کھانا کھانے اور کھلانیکے پسندیدہ طریقے اور آداب درج ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ مع محصولڈاک

ہندوستانی کتب خانہ ماڈل ٹاؤن لاہور

ویدک یونانی دواخانہ دہلی کا موسم گرما کے لئے بہترین تحفہ

شربت مفرح

شربت توت، شربت نارنج، شربت بیر

موسم گرما کا یہ بے نظیر شربت اعلیٰ درجہ کا مفرح۔ مقوی قلب۔ خوش ذائقہ اور حدت خون کو کم کرنے والا ہے۔ جو دل کی گھبراہٹ اور دھڑکن کو دور کرتا ہے۔ دھوپ اور لو کا مقابلہ کرنے میں بے مثل ہے ہلکے ہلکے بخار کے لئے نفع بخش ہے۔ پھوڑے پھنسیوں کے لئے مفید اور سوزش پیشاب اور جلن وغیرہ کے لئے اکسیر ہے ننھے بچوں کو موسم گرما میں پیاس اور دست آنے کی شکایت میں مفید ثابت ہوا ہے۔ نسوانی امراض میں بھی بہت فائدہ مند ہے بچوں، بوڑھوں، جوانوں سب کو یکساں فائدہ دیتا ہے۔ دیگر ادویہ کے علاوہ اسمیں تازہ انگور، انار سیب نارنج وغیرہ کے رس بھی ڈالے گئے ہیں قیمت فی بوتل ۱۲؍

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنوں ۲۶ اپریل۔ آج ضلع بنوں کے ۳۹ پٹواریوں نے ڈپٹی کمشنر بنوں کے روبرو استعفے پیش کر دیئے۔ ان پٹواریوں کو حکم دیا گیا تھا۔ کہ وہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ اپنے اپنے علاقہ میں رہا کریں۔ پٹواریوں کا بیان ہے کہ ان کا بال بچوں سمیت رہنا خطرناک ہے۔ چنانچہ اس کے پیش نظر انہوں نے استعفے دائر کر دیئے ہیں۔ پٹواریوں کے چار لیڈروں کو گرفتار کر کے حوالات بھیج دیا گیا ہے۔

حصار ۲۶ اپریل۔ آج صبح مرید حسین کو بلول کے ایک ہندو دُکاندار سہر جن کو قتل کرنے کے جرم میں سزائے موت کا حکم سنا دیا گیا۔ اس مقدمہ کی یہ دوسری سماعت تھی۔

بنوں ۲۶ اپریل ایک اطلاع مظہر ہے کہ بنوں کے چار معتقدہ پردار مولویوں کو ان کے دیہات میں دو دو ماہ کے لئے نظر بند کر دیا گیا ہے ان کے متعلق یہ الزام ہے۔ کہ وہ بار بار اجلاس منعقد کر کے سرحد کے متعلق حکومت کی پالیسی کی مذمت کرتے تھے

بمبئی ۲۶ اپریل۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر مسٹر محمد علی جناح نے یوپی کی مسلم لیگ پارٹی کے کانگرس میں شامل ہونے کے امکانات کے متعلق ایک بیان شائع کرایا ہے جس میں لکھا ہے کہ اسے چاہیئے وہ کوئی ایسا سمجھوتہ نہ کرے۔ جسے نہ صرف اس صوبہ کے مسلمان بلکہ سارے ہندوستان کے مسلمان مسترد کر دیں۔ افراد یا گروہوں کے ساتھ گفتگو کا نتیجہ یہی ہو سکتا ہے کہ مسلمان گروہ در گروہ یا صوبہ در صوبہ آپس میں منقسم ہوتے جائیں۔ اور اس طرح اسلامی ہند کا متحدہ محاذ ٹوٹ جائے۔

لکھنؤ ۲۶ اپریل۔ یوپی مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کے جائنٹ سکرٹری سید ذاکر علی صاحب نے ایک بیان کے دوران میں ہندوستان کو مسلمانوں کو متنبہ کیا ہے کہ مسلمان اس وقت تک کانگرس کی باتوں پر کوئی توجہ نہ دیں۔ جب تک پہلے ان کے سطالبات منظور نہیں کئے جاتے مجھے نظر آتا ہے۔ کہ کانگرس ایک دفعہ پھر سول نافرمانی کی تحریک شروع کرنے والی ہے۔

بنوں ۲۶ اپریل۔ کل میرالی کیمپ سے ۳۰ وزیریوں کی نعشیں لائی گئیں۔ یہ ان وزیریوں کی نعشیں ہیں جو میرالی سے تین میل کے فاصلہ پر انگریزی فوج سے لڑتے ہوئے ہلاک ہوئے تھے۔ سرحدی قبائل نے کل موضع گل امام پر قبضہ کر لیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وزیریوں کا یہ حملہ دیہاتیوں سے انتقام لینے کی غرض سے عمل میں آیا ہے حملہ آوروں نے دیہاتیوں کے تیس آدمیوں کو ہلاک کر کے راہ فرار اختیار کر لی۔

لکھنؤ ۲۶ اپریل۔ ضلع بستی ایک گاؤں سے شدید فرقہ دارانہ فساد کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس فساد میں ایک ہندو ہلاک اور ایک زخمی ہوا اطلاع ملنے پر حکام فوراً موقع پر پہنچ گئے۔

مدراس ۲۶ اپریل۔ ہندوستانی عیسائیوں نے ایک جلسہ منعقد کر کے قرار دیا۔ کہ جب تک اکثریت پارٹی کی وزارتیں عیسائیوں کو اس امر کا یقین نہ دلا دیں۔ کہ ان کے مذہبی اور دیگر حقوق محفوظ رہیں گے عیسائی ان اختیارات کی تنسیخ کے حق میں نہیں۔ جو گورنروں کو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی رو سے حاصل ہیں۔

بریلی ۲۶ اپریل۔ علاقہ معراج گنج میں فساد کا خطرہ پیدا ہو جانے پر پولیس نے ۱۰۰ مسلمانوں اور ہندوؤں کا چالان کر دیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں میں جذبات کشیدہ ہوتے ہوتے تصادم تک نوبت پہنچ گئی تھی۔

شملہ ۲۶ اپریل۔ وزیرستان کی صورت حالات کے متعلق سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ۲۴ اور ۲۵ اپریل کی درمیانی شب جالیر کیمپ پر فائر ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ رزمک کیمپ پر بھی چند فائر ہوئے تھے۔ کل سیکنڈ انفنٹری بریگیڈ جالیر کیمپ سے خیسورہ کیمپ میں پہنچی اور سہ پہر کو واپس آگئی لیکن کوئی حادثہ رونما نہیں ہوا۔ برطانوی فوج کی طرف سے پیش قدمی کا سلسلہ شروع ہے۔

لاہور ۲۶ اپریل۔ ریونیو منسٹر حکومت پنجاب ژالہ باری سے متاثرہ علاقہ کا دورہ کر رہے ہیں۔ تاکہ نقصان کا اندازہ لگانے کے بعد امداد کے ذرائع پر غور کیا جائے۔ انہوں نے ۲۳ اور ۲۴ اپریل کو ضلع منٹگمری میں ڈیڑھ سو میل سفر کیا۔ اور جا بجا دیہاتیوں کو یقین دلایا۔ کہ حکومت ان کی امداد کرے گی۔

پیرس ۲۶ اپریل۔ امریکہ کا ایک مشہور ہوا باز فرانس میں پرواز کے کرتب دکھاتا ہوا نہایت المناک طور پر ہلاک ہو گیا۔ ۶۵۶۰ فٹ کی بلندی سے اس نے ہوائی جہاز سے چھلانگ لگائی اور پرندے کی طرح نیچے کی طرف اترا۔ لیکن جب اس نے پیراچیوٹ کھولنے کی کوشش کی۔ جو اس کی پیٹھ اور سینے سے وابستہ تھے۔ تو وہ کھل نہ سکے۔ جس کے نتیجہ میں وہ ایسے تڑاکے سے نیچے آ کر گرا۔ کہ بے چارے کا بھرکس نکل گیا۔

نیپلز ۲۶ اپریل۔ ہٹلر کے دست راست جنرل گوئرنگ گذشتہ شب عازم روما ہو گئے۔ وہ سائینور مسولینی سے نہایت اہم گفت وشنید کریں گے۔

بلباؤ ۲۶ اپریل۔ آج بلباؤ کی بندرگاہ میں تجارتی جہازوں پر بمباری کی گئی۔ جس کے نتیجہ میں کچھ نقصان ہوا۔

امرتسر ۲۶ اپریل۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۵ آنے ۶ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۶ آنے کھانڈ دیسی ۶ روپے ۸ آنے سے ۸ روپے ۸ آنے تک۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۳ آنے اور چاندی دیسی ۵۳ روپے ۴ آنے ہے

لاہور ۲۶ اپریل۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ آنریبل سر سکندر حیات خان مادھوپور میں اپنی پارٹی کے سکرٹریان نواب احمد یار خان دولتانہ۔ سید امجد علی شاہ نواب زادہ خورشید علی خان اور سید افضال علی حسنی کے ساتھ اتوار کی شام کو چہل قدمی میں مصروف تھے۔ کہ تاریکی میں ایک سانپ نکلا۔ نواب خورشید علی خان صاحب پھرتی سے ہٹ گئے۔ سید افضال علی حسنی نے جن کے پاس ٹارچ تھی روشنی کی۔ سر سکندر حیات خان صاحب نے جن کے پاس چھڑی تھی نہایت اطمینان اور دلجمعی سے سانپ کا سر کچل دیا۔

کلکتہ ۲۶ اپریل۔ سر بی ایل مترا ایڈووکیٹ جنرل فیڈرل گورنمنٹ نے ایک بیان میں فیڈرل کورٹ کے فرائض کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت فیڈرل کورٹ کے تین فرائض ہونگے اول مقدمات کی سماعت دوم اپیلوں کی سماعت سوم مشاورتی فیصلے کوئی شہری انفرادی حیثیت میں فیڈرل کورٹ میں دعویٰ نہیں کر سکیگا۔ ہائیکورٹوں کے خلاف اپیلیں ہو سکیں گی بشرطیکہ معاملہ آئینی نوعیت کا ہو۔ مشاورتی فیصلے ان آئینی معاملات تک محدود ہونگے۔ جنہیں گورنر جنرل فیڈرل کورٹ کی رائے کے لئے بھیجے گا۔ لیکن وہ فیڈرل کورٹ کے فیصلوں کا پابند نہیں ہوگا۔

لاہور ۲۶ اپریل۔ پانی پت کے حادثہ کے متعلق مسٹر ایسکوئیتھ کی رپورٹ کے متعلق غیر سرکاری حلقوں کا بیان ہے۔ کہ رپورٹ میں ان حکام کو حق بجانب قرار دیا گیا ہے جنہوں نے گولی چلائی

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی